ماہنامہ
احمدیہ
گزٹ
کینیڈا

جنوری 2014ء

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَ النَّوٰی ؕ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ
الۡمَیِّتِ وَ مُخۡرِجُ الۡمَیِّتِ مِنَ الۡحَیِّ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۹۶﴾

یقیناً اللہ بیجوں اور گٹھلیوں کا پھاڑنے والا ہے۔ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردے کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ یہ ہے تمہارا ربّ پس تم کہاں بہکائے جا رہے ہو۔(6:96)

نیا سال آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہر فرد کو نئے سال کے پہلے دن مبارک باد دیتے ہوئے ایک نہایت لطیف مضمون بیان فرمایا کہ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کی قبولیت کا دن ہو۔ مبارک دن وہ ہوتاہے جو انسان کی روحانی ترقی کا دن ہو۔ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی مغفرت اور بخشش کا دن ہو۔

چنانچہ حضورانور نے خطبہ جمعہ مورخہ یکم جنوری ۲۰۱۰ء کو فرمایا:

> اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے۔ ...
>
> لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کادن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے ۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے ۔جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشان دہی کروانے کا دن ہوتا ہے ۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے ۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے ۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے کا دن ہوتا ہے ۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے ۔ ...
>
> یہ سال بھی اور آئندہ آنے والا ہر سال بھی جماعت کے لئے ،افراد جماعت کے ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حسنہ لے کر آئے۔ آمین۔”

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل ، لندن ۔ ۲۲جنوری ۲۰۱۰ء)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

جنوری 2014ء جلد نمبر 43 شمارہ 1

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان احمد شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

پرنٹرز

جیمنک گرافکس

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی ﷺ	2
☆	ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلاصہ	4
☆	ہفت بندِ مظہر در بیان مظالم 1974ء از حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب ایڈووکیٹ	5
☆	عائلی زندگی چند رہنما اصول از مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب	7
☆	احمدی سائنسدان ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ سے ایک انٹرویو از مکرم محمد زکریا ورک صاحب	11
☆	کلمہ طیبہ کے مقدمہ کی ایک روئیداد از مکرم ملک محمود احمد صاحب	13
☆	حضرت شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ از محترمہ پروین یعقوب خان صاحبہ	14
☆	ایمان افروز خود نوشت حالات زندگی از مکرم ملک مظفر خان جوئیہ صاحب	16
☆	جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کا تذکرہ از مکرم عاطف احمد زاہد صاحب	18
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں از مکرم محمد آصف منہاس صاحب	20
☆	Legislative اسمبلی آف اونٹاریو میں احمدیہ ابوڈ آف پیس کے لئے ایک خصوصی اعزاز	25
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	27
☆	تصاویر: بشیر ناصر، مظفر ملک، اسد سعید اور بعض دوسرے	

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَۨا ۙo
الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ
شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ خَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا o

(سورۃ الفرقان 25:2-3)

ترجمہ: بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے اپنے بندے پر فرقان اُتارا تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے ڈرانے والا بنے۔
وہی جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اسے ایک بہت عمدہ اندازے کے مطابق ڈھالا۔

حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاھِرِ اَحۡمَدُبۡنُ عَمۡرِو بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ سَرۡحٍ
حَدَّثَنَا ابۡنُ وَھۡبٍ اَخۡبَرَنِی اَبُو ھَانِیٍٔ الۡخَوۡ لَانِیُّ عَنۡ اَبِی عَبۡدِ
الرَّحۡمٰنِ الۡحُبُلِیِّ عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ بۡنِ عَمۡرِوبۡنِ الۡعَاصِ قَالَ سَمِعۡتُ
رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیۡرَ
الۡخَلَائِقِ قَبۡلَ اَنۡ یَخۡلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالۡاَرۡضَ بِخَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ
قَالَ وَعَرۡشُہٗ عَلَی الۡمَاءِ

(صحیح مسلم ۔ کتاب القدر)

ترجمہ: ابوطاہر احمد عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن سرح ابن وہب، ابوہانی خولانی ابوعبدالرحمٰن حبلی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ہر ایک مخلوق کی طاقت اور کام کی ایک حد مقرر کر دی ہے

چاند ایک مہینہ میں اپنا دورہ ختم کر لیتا ہے

سورج تین سو چوسٹھ دن میں اپنے دورہ کو پورا کرتا ہے

قرآن شریف نے وید کی طرح بے وجہ اور محض زبردستی کے طور پر اللہ جلّ شانہٗ کو تمام ارواح اور ہر ایک ذرّہ ذرّہ اجسام کے مالک نہیں ٹھہرایا بلکہ اس کی ایک وجہ بیان کی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (سورۃ الحدید57: 3) ۔ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا (سورۃ الفرقان25:3) ترجمہ: یعنی زمین اور آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے سب خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے کیوں کہ وہ سب چیزیں اُسی نے پیدا کی ہیں اور پھر ہر ایک مخلوق کی طاقت اور کام کی ایک حد مقرر کر دی ہے تا محدود چیزیں ایک محدّد پر دلالت کریں جو خدا تعالیٰ ہے سو ہم دیکھتے ہیں کہ جیسا کہ اجسام اپنے اپنے حدود میں مقیّد ہیں اور اس حد سے باہر نہیں ہو سکتے اسی طرح ارواح بھی مقیّد ہیں اور اپنی مقررہ طاقتوں سے زیادہ کوئی طاقت پیدا نہیں کر سکتے۔ اب پہلے ہم اجسام کے محدود ہونے کے بارہ میں بعض مثالیں پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مثلاً چاند ایک مہینہ میں اپنا دورہ ختم کر لیتا ہے یعنی انتیس یا تیس دن تک مگر سورج تین سو چوسٹھ دن میں اپنے دورہ کو پورا کرتا ہے اور سورج کو یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنے دورہ کو اس قدر کم کر دے جیسا کہ چاند کے دورہ کا مقدار ہے اور نہ چاند کی یہ طاقت ہے کہ اس قدر اپنے دورہ کے دن بڑھا دے کہ جس قدر سورج کے لئے دن مقرر ہیں اور اگر تمام دنیا اس بات کے لئے اتفاق بھی کر لے کہ ان دونوں نیّروں کے دَوروں میں کچھ کمی بیشی کر دیں تو یہ ہرگز اُن کے لئے ممکن نہیں ہوگا اور نہ خود سورج اور چاند میں یہ طاقت ہے کہ اپنے اپنے دَوروں میں کچھ تغیر تبدّل کر ڈالیں۔

پس وہ ذات جس نے ان ستاروں کو اپنی اپنی حد پر ٹھہرا رکھا ہے یعنی جو اُن کا محدّد اور حد باندھنے والا ہے وہی خدا ہے۔ ایسا ہی انسان کے جسم اور ہاتھی کے جسم میں بڑا فرق ہے اگر تمام ڈاکٹر اس بات کے لئے اکٹھے ہوں کہ انسان اپنی جسمانی طاقتوں اور جسم کی ضخامت ہاتھی کے برابر ہو جاوے تو یہ اُن کے لئے غیر ممکن ہے۔ اور اگر یہ چاہیں کہ ہاتھی محض انسان کے قد تک محدود رہے تو یہ بھی اُن کے لئے غیر ممکن ہے پس اس جگہ بھی ایک تحدید ہے یعنی حد باندھنا جیسا کہ سورج اور چاند میں ایک تحدید ہے اور وہی تحدید ایک محدّد یعنی حد باندھنے والے پر دلالت کرتی ہے یعنی اُس ذات پر دلالت کرتی ہے جس نے ہاتھی کو وہ مقدار بخشا اور انسان کے لئے وہ مقدار مقرر کیا۔

(چشمۂ معرفت ۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 17-18)

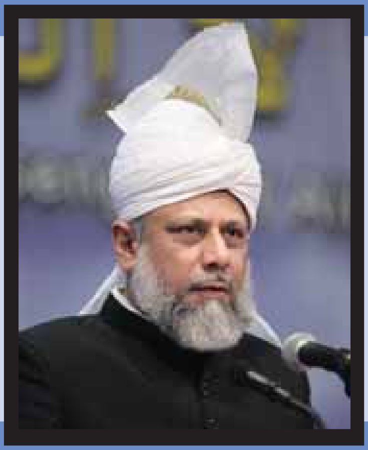

خلاصہ خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ قادیان کی حیثیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی کی وجہ سے عالمی جلسہ کی ہے

اختلاف، رعونت اور خود پسندی کو چھوڑ دیں اور آپس میں اتحاد، اتفاق اور محبت پیدا کریں

اور وہ نہ بنیں جو جو کہتے کچھ ہیں، اور کرتے کچھ ہیں۔ اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جلسہ سالانہ قادیان شروع ہے۔ اس جلسہ کی حیثیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی ہونے کی وجہ سے عالمی جلسہ کی ہے۔ اس وقت بھی 32،33 ممالک کے نمائندے وہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ اس بستی کی بہت اہمیت ہے کہ اس کو اسلام کو دنیا بھر میں دوبارہ پھیلانے کے لئے مرکز بنایا گیا اور اس بستی سے یہ پیغام ساری دنیا میں پھیلا ہے۔ جس طرح اس بستی کی اہمیت ہے۔ اسی طرح اس کے رہنے والوں، اس کے جلسوں اور اس میں شامل ہونے والوں کی بھی اہمیت ہے۔ لیکن یہ اہمیت حقیقت میں اس وقت اُجاگر اور بامقصد ہوگی جب ہم اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ دیگر ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ روحانیت کا رنگ رکھتے ہیں لیکن قادیان کی فضاؤں اور گلی کوچوں میں رچی بسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو روحانیت کے اور ہی ماحول میں لے جاتی ہے اور اس ماحول میں نصیحت کا اثر بھی خاص رنگ میں ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں فرمایا ہے کہ اس جلسہ کے ذریعہ افراد جماعت کا تعارف بڑھے اور اخوت، پیار، محبت اور مؤدت کے تعلقات قائم ہوں۔ جب تک سب کدورتیں مٹا کر، امیری غریبی کے فرق کو مٹا کر اخلاص سے ایک دوسرے کو نہیں ملتے۔ اس وقت تک فائدہ نہیں۔ عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے آپس کی رنجشیں دُور کریں، امیری غریبی کے فرق کو مٹا دیں، اپنے دلوں کو ٹٹولیں، اپنی تربیت کی کوشش کریں، دنیاوی خواہشات سے دلوں کو پاک کرنا ہوگا، خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنا ہوگا، تقویٰ پر نظر رکھنی ہوگی، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہوگا، نرم دلی اختیار کریں اور بدکلامی سے بچیں، عاجزی وانکساری اختیار کریں اور تکبر وغرور کو چھوڑ دیں، سچائی کے موتی بکھیریں اور جھوٹ سے بچیں اور دنیا کی چکا چوند کو بھلا کر دنیا داروں کے لئے نمونہ دکھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے یہ تین دن انتشار روحانیت کے دن ہیں۔ اس تین دن کے کیمپ سے فائدہ اُٹھائیں۔ اپنے جائزے لیں کیوں کہ جلسہ کے یہ تین دن آپ کے تربیت کے لئے بہترین دن ہیں۔ کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو فائدہ اُٹھائے بغیر قادیان سے واپس آئے۔ یا قادیان کا رہنے والا ہو اور پاک تبدیلی پیدا نہ کی ہو۔ پھر اس پاک تبدیلی پر مداومت اختیار کریں۔ علمی تقریریں سنی ہیں تو ہمیشہ دینی علم بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں۔ وہ نہیں بننا جو کہتے کچھ ہیں، اورر کرتے کچھ ہیں۔ مستقل پاک تبدیلی پیدا کریں۔ تبھی بچوں کے لئے نمونہ بنیں گے تبھی امانتوں کا حق ادا کریں گے، تبھی دعوت الی اللہ کا حق ادا کرسکیں گے اور یہ معیار تبھی حاصل ہوں گے۔ جب حقیقت پسند بن کر اپنی خوبیوں کی بجائے اپنی خامیوں کی تلاش کریں گے۔ اپنے قول اور فعل کو درست رکھو اور صدق وصفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکرؓ کی یہ شان تھی کہ بغیر سوال کے ایمان لے آئے، مالی قربانی کے موقع پر گھر کا سارا مال لے آئے، لڑائی کے حکم پر تلوار لے کر نکل کھڑے ہوئے، صلح کی بات کی تو فوراً صلح کے لئے تیار ہوگئے۔ یہ وہ روح ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کرنے کی توقع کی ہے۔ جنگ حنین کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو اطاعت اور جاں نثاری کا نمونہ دکھایا تھا۔ اس نمونہ کی پیروی کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ نصائح صرف ان لوگوں کے لئے نہیں جو قادیان میں رہتے ہیں یا قادیان کے جلسہ میں شامل ہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے ہیں۔ جہاں جہاں جلسے ہورہے ہیں۔ جیسے امریکہ، ویسٹ کوسٹ، مالی، نائیجیریا، سینیگال اور آئیوری کوسٹ میں بھی جلسے ہورہے ہیں۔ ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہنا ہوگا اور نفس کے جہاد کے لئے جو بلایا جارہا ہے لبیک کہتے ہوئے جمع ہوں اور زہد وتقویٰ، تواضع، انکساری اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیں۔ جان، مال اور وقت کی قربانی کا عملی اظہار کریں۔ عبادتوں کے معیار بڑھاتے ہوئے قرب الٰہی کے حصول کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو قیامت تک غلبے کا وعدہ ہے اس بشارت سے حصہ لینے کے لئے نفس مطمئنہ کے حصول کی کوشش کریں۔ اختلاف، بخل، رعونت اور خود پسندی کو چھوڑنا ہوگا اور اتحاد، اتفاق، یگانگت اور محبت کو پیدا کریں۔ بھائیوں کے لئے غائبانہ دعائیں کریں۔ خوش قسمت ہے جو متقی ہے۔ بدبخت ہے جو لعنت کے نیچے آتا ہے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ جن جگہوں پر احمدی مشکلات میں ان کی پریشانیوں کے دُور ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 31 دسمبر 2013ء)

ہفت بندِ مظہر

در بیانِ مظالمِ 1974ء

غارت گری، زِ غارتِ بغدآد بر گزشت — ہر عہد و ہر وثیقہ و پیمان سوختند

تباہی بربادی بغداد کی تباہی و بربادی سے بھی بڑھ گئی — انہوں نے تو ہر ایک میثاق اور عہدوپیمان کو آگ لگادی

(ترجمہ ازمکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب، بیت الاسلام لائبریری، کینیڈا)

محمد احمد مظہر

18 دسمبر 1982ء

نمبر شمار	عنوان بند	نمبر شمار	عنوان بند
بندِ اوّل:	آغازِ فتنہ گری	بندِ پنجم:	وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
بندِ دوم:	غارت گری وآتش زنی	بندِ ششم:	دربیانِ حقیقتِ نَفْسُ الْاَ مْرِیْ
بندِ سوم:	مُناجات بدرگاہِ احکم الحاکمین	بندِ ہفتم:	اِسْتِقْبالِ اِسْتِقْبال
بندِ چہارم:	گمرہی ہائے رنگارنگ		

آپ کا یہ غیر مطبوعہ فارسی کلام ۱۹۷۴ء کے فسادات کے بارہ میں نہایت اہم تاریخ کا آئینہ دار ہے۔جس کو آپ نے سات ابواب (بند) میں نظم فرمایا ہے۔چنانچہ بندِ اوّل میں فتنہ فساد کے آغاز۔بندِ دوئم میں مار دھاڑ اور آتش زنی۔اگلے بند میں جماعت کی حفاظت اور خدائی نصرت کی طلب کے لئے مناجات۔پھر مخالفین کی گمراہی اور ضلالت کی کیفیت۔پھر ربّ العزّت کی آسمانی بشارات کا تذکرہ۔احمدیت کی حقیقت کا بیان۔اور ہمّت واستقلال سے اشاعت وتبلیغِ اسلام کے عظیم الشان کام کو جاری رکھنے اور تیز تر کرنے کی ترغیب اور کامیابی وکامرانی کی منزل کے قریب تر آنے کی نوید اور آخری بند''مستقبل کا استقبال''،میں فتح وظفر کے عطا ہونے پر اسوۂ حسنہ ﷺ کی پیروی میں دشمنوں سے حسنِ سلوک اور شہیدانِ احمدیت کے خون کو معاف کردینے کی تلقین کونہایت دلنشیں اور بلیغ انداز میں پیش فرمایا ہے۔

مختصر تعارف

مجلس وقفِ جدید کے پہلے صدر۔۱۹۷۴ میں قومی اسمبلی میں پیش ہونے والے نمائندہ وفد میں شمولیت۔وکلاء کے پینل کی سربراہی۔عالمی شہرت یافتہ ماہرِ لسانیات۔مسیح موعود علیہ السلام کے عربی کے ام الالسنہ ہونے کے آسمانی انکشاف کی تائید وتصدیق میں دنیا کی ۵۱ مکمّل لغات کو واپس عربی مادّوں تک پہنچانے کا عظیم الشان کارنامہ۔۱۹۹۲ء۔۱۹۹۳ء میں انٹرنیشنل مین آف دی ایئر کا عالمی اعزاز حاصل کیا۔فارسی کے قادرالکلام شاعر اور متبحّر عالم۔آپ کی منظوم فارسی کلام ''دردودرماں'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔

سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندِ اوّل

آغازِ فتنہ گری (فتنہ پیدا کرنے کا آغاز)

دِی، مجلسِ حریف، در جوش و خروش بُود

کل دشمن کی مجلس (بہت) جوش و خروش میں تھی

حاضِر، زِ دُور و نزد، ہر فتویٰ فروش بُود

(اور اس میں) دور و نزدیک سے ہر فتوے بیچنے والا (مفتی رمولوی) پہنچا ہوا تھا

سَرخیل☆ شاں، چوکرگدن، گردن کشیدۂ

ان کے سرغنہ نے گینڈے کی طرح گردن اکڑائی ہوئی تھی

فارِغ، زِ دِین و دانش و، فرہنگ و ہوش بُود

اور دین اور عقل و فراست اور ہوش و حواس کو جواب دے رکھا تھا

با خِرقۂ دراز، در آمد، بہ مسجدے

لمبا جبّہ پہنے ہوئے مسجد میں داخل ہوا

خِرسے☆، بہ بیں، کہ سر بسر، مُوئینہ پوش بُود

اس ریچھ (نما جبّہ پوش) کو تو دیکھو جس نے بالوں کا لباس پہنا ہوا تھا

بر مِنبر ایستاد، غضبناک و خشمگیں

غیض و غضب سے بپھرا ہوا منبر پر چڑھا

گُفتی، کہ دیگ بر سرِ مجمر بہ جوش بُود

الفاظ ایسے (اشتعال انگیز) کہ گویا (دہکتی) انگیٹھی پر رکھی ہوئی دیگ جوش کھا رہی تھی

تلقین کرد، غارت و آتش زنی بہم

شدتِ طیش میں حاضرین کو مار دھاڑ اور جلاؤ گھراؤ کے لئے اکسایا

عِفریت وار، عَربَدہ جُو، فِتنہ کوش بُود

(یہ) شیطان خصلت دنگہ فساد برپا کرنے والا فتنہ پرداز (شخص) تھا

غارت گراں، مخاطب و، واعظ خُدا فروش

تباہی اور بربادی پر تلے ہوئے مخاطب اور انہیں بھڑکانے والا انتہائی فریبی

بارِ گناہِ جاہلاں، اُو را، بہ دوش بود

جاہلوں کے گناہ کا بوجھ بھی اسی کے کندھوں پر تھا

ملّا کجا و غیرتِ ملّی کجا ہے

ملا کہاں اور قومی غیرت کا اس سے کیا جوڑ

آرے سرُور و سُورِ اُو، در ناؤ نوش بود

بلکہ اس کی ساری خوشی اور سرور تو خورد و نوش میں ہی تھی

وا کرد، بابِ فتنہ و شور و فساد و رفت

اس نے فتنہ اور ہلڑ بازی اور فساد کا راستہ کھولا اور چلتا ہوا

غوغائیانِ شہر را، انگیز داد، و رفت

شہر کے بلوہ فساد پیدا کرنے والے اوباشوں کو بھڑکایا اور چلا گیا۔

نوٹ: ☆ سَرخیل۔ سرغنہ۔ مفتی محمود صاحب

☆ خِرسے۔ ریچھ۔ مفتی صاحب کے جسم پر گھنے بال تھے

(جاری ہے۔ باقی آئندہ)

عائلی زندگی چند رہنما اصول

مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب، استاذ حفظ القرآن سکول، جامعہ احمدیہ کینیڈا

زوجیت کا مقدس رشتہ اِس عالم ہستی کے خالق کے جمال کی پر عظمت نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً ط

(سورۃ الروم 30: 22)

ترجمہ: اللہ کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری جنس سے تمہارے جوڑوں کو پیدا کیا، تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔

شریعت کا مقصد یہ ہے کہ خاوند اور بیوی میں مدارات کا برتاؤ ہو، تا کہ خانگی زندگی بہترین بن جائے۔ جس گھر کے اندر خاوند و بیوی ایک دل ایک جان ہوں تو اولاد میں بھی محبت پیدا ہوگی، عزیزوں میں محبت پیدا ہوگی اور گھر جنت نشان تبھی بنے گا جب کہ ایک کو دیکھ کر دوسرا خوش ہو۔ رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:

تمہارے لئے تمہاری بیویوں پر حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تم پر حقوق ہیں۔ (سنن ابی داؤد، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص وَلِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ ط

(سورۃ البقرہ 229:2)

ترجمہ: اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مردوں کا) اُن پر ہے۔ حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے۔

میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے امین ہوتے ہیں۔ خاوند اور بیوی میں امانت، خیرخواہی، سچائی اور اخلاص کا پایا جانا زندگی کے ہر موڑ پر ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ط (سورۃ البقرۃ 188:2)

ترجمہ: وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

لباس سے مراد یہ ہے کہ خاوند کی وجہ سے لوگ عورت پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں اور عورت کی وجہ سے خاوند پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں۔ پس وہ ایک دوسرے کا لباس ہیں یعنی ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔ دونوں میں رحم اور محبت کا جذبہ اتنا ہونا چاہیے کہ دکھ سکھ میں ساری زندگی ایک دوسرے کے کام آئیں اور خالص محبت و شفقت کا اظہار کرتے رہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی بھی تعمیل ہو جائے۔

جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (صحیح مسلم، صحیح بخاری)

میاں بیوی میں اس انداز کا باہمی اعتماد ہونا ضروری ہے کہ ایک دوسرے پر کلی بھروسہ کریں، خیرخواہی، سچائی اور اخلاص میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوں۔ معاملات میں نرمی، چہرے کی شگفتگی، بات میں ادب واحترام اور یہی وہ اچھی معاشرت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے:

وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ج (سورۃ النساء 4: 20)

ترجمہ: اور اُن سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ ط فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ط وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ج فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا ○

(سورۃ النساء 35:4)

ترجمہ: مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو (پہلے تو) نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو اور پھر (عندالضرورت) انہیں بدنی سزا بھی دو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر ان کے خلاف کوئی حجت تلاش نہ کرو۔ یقیناً اللہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

تفسیر صغیر میں اس آیت کے حاشیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نافرمانی سے مراد اس جگہ زنا مراد نہیں بلکہ اس سے اتر کر گناہ مراد ہیں جن سے ہمسائیوں میں انسان کی بے عزتی ہوتی ہے اس لئے ایسی سزا مقرر کی ہے جس سے عورت عام طور پر محلّہ میں نہ پھر سکے۔ ہاں اگر اس میں مرد ظلم سے کام لے تو عورت کو قاضی کے پاس شکایت کرنے کی اجازت ہے۔

(ماخوذ از تفسیر صغیر، صفحہ 114)

الرجال قوامون کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم اردو ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ:

اس کے ظاہری معنی تو یہ ہیں کہ مرد عموماً عورتوں سے زیادہ مضبوط اور ان کو سیدھی راہ پر قائم رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اگر مرد قوامون نہیں ہوں گے تو عورتوں کے بھٹکنے کا امکان زیادہ ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ مرد قوام ہیں جو اپنی بیویوں کے خرچ برداشت کرتے ہیں۔ وہ نکھٹو جو بیویوں کی آمد پر پلتے ہیں وہ ہرگز قوام نہیں ہوتے۔ آیت کے آخری حصہ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر تم قوام ہو اور اس کے باوجود تمہاری بیوی بہت زیادہ باغیانہ روح رکھتی ہو تو اس صورت میں یہ اجازت نہیں کہ اس کو فوری طور پر بدنی سزا دو بلکہ پہلے اسے نصیحت کرو۔ اگر نصیحت سے نہ مانے تو ازدواجی تعلقات سے کچھ عرصہ تک احتراز کرو۔ (دراصل یہ سزا عورت سے زیادہ مرد کو ہے۔) اگر اس کے باوجود اس کی باغیانہ روش دور نہ ہو تو پھر تمہیں اس پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت ہے مگر اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسی ضرب نہ لگے جو چہرہ پر ہو اور جس

سے اس پر کوئی داغ لگ جائے۔ اس آیت کریمہ کے حوالے سے بہت سے لوگ اپنی بیویوں پر ناجائز تشدد کرتے ہیں کہ مرد کو بیوی کو مارنے کی اجازت ہے۔ حالانکہ اگر مذکورہ بالا شرائط پوری کریں تو بھاری امکان ہے کہ کسی تشدد یا سختی کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

مردوں کو جو برتری عورتوں پر ہے وہ محض آمریت واستبداد کی حکومت نہیں، بلکہ مرد بھی قانون شرع اور مشورہ کا پابند ہے، محض اپنی طبیعت کے تقاضے سے کوئی کام نہیں کرسکتا اور پھر یہ کہ دنیا میں اللہ نے خاص مصلحت وحکمت کے تحت ایک کو ایک پر بڑائی دی ہے۔ لیکن مرد کا حاکم ہونا، عورت کے درجے کو نہیں گھٹاتا۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ، صفحہ 143)

حدیث نبوی ﷺ ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب النکاح، باب حق المرأۃ علی زوجھا۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 400)

شوہر کو حکم دیا گیا کہ اپنی بیوی کی غلطی اور زیادتیوں پر ہی صرف نگاہ نہ رکھے، بلکہ چاہیئے کہ اس کی اچھائیوں پر نظر رکھے، اس کی خوبیوں کی وجہ سے اس کی خامیوں سے درگزر کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ج فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○

(سورۃ النساء 4: 20)

ترجمہ: اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

اس قرآنی حکم کی تصریح اس حدیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہو سکتی ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب النکاح، باب الوصیۃ بالنساء۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 407)

شوہر اور بیوی کے تعلقات انتہائی نازک ہوتے ہیں، بعض دفعہ خاوند ناخوش ہو جاتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ دیتا ہے، بعض دفعہ بیوی بھی کسی بات سے ناراض ہو جاتی ہے۔ کسی بھی گھریلو اختلاف اور ناچاقی کی صورت میں مرد کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو تحمل اور بردباری سے کام لے۔ حدیث مبارکہ ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء، باب خلق آدم۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 406)

یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے، پسلی کے اوپر کے حصے میں زیادہ کجی ہوتی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔ اور اس بارہ میں ضروری ہے کہ گویا کچھ نرمی، کچھ گرمی، کچھ مدارات، غرض حتی الوسع اعتدال کا معاملہ رکھنا چاہیئے۔ شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کی خدمات کو سراہے۔ اور اس کے کاموں کی تعریف کرے۔ ہر معاملے میں نقص نہ نکالا جائے۔ اگر بیوی سے کوئی غلطی ہو جائے پھر بھی پیار سے سمجھایا جانا چاہیئے۔ بیوی پر بلاوجہ تنقید نہیں کرنی چاہیئے اور نہ ہی ہر معاملے میں خود کو بیوی سے بہتر سمجھنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کچھ باتیں وہ زیادہ بہتر سمجھتی ہو۔ بیوی جس طرح ناسازگار حالات میں بھی اپنے شوہر کا ساتھ دیتی اور حوصلہ افزائی کرتی ہے، ایسا اور کوئی نہیں کرسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 19)

شوہر کی اطاعت کرنا بیوی کا فرض ہے۔ لیکن انسان کی اطاعت اللہ کی اطاعت کے تابع ہوتی ہے۔ یعنی اگر شوہر بیوی کو کسی غیر شرعی بات کا حکم دے تو بیوی اس کو ماننے کی پابند نہیں۔ شوہر اطاعت کے نام پر ظلم نہیں کرسکتا کیونکہ اسلام میں ظلم کرنا جائز نہیں۔

شوہر کی تکریم کے متعلق آنحضور ﷺ فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأۃ۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 405)

بیوی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ شادی کے بعد جتنا جلد ممکن ہو اپنے آپ کو نئے رشتوں اور ماحول میں ڈھالنے کی کوشش کرے اور بالخصوص شوہر کی عادت اور مزاج کو سمجھے اور اگر کوئی بات ناگوار گزرے تو کسی فوری ردعمل اور بحث ومباحثے کی بجائے نرمی، پیار، محبت اور دانشمندی سے اسے احساس دلائے اور اگر شوہر غصے کا تیز ہو تو کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ دونوں کے غصے کا ٹکراؤ نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ حالات کو سنگین بنادے۔ جب کہ شوہر کو بھی اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ غصہ شیطانی فعل اور جہالت کا کام ہے۔ اور غصہ کے جوش میں ہوش وحواس میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ غصہ حرام ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزہ نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر آنے دے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب النکاح، باب لاتاذن المرأۃ۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 405)

عورت کو چاہیئے کہ اپنی عزت کی حفاظت کرے۔ اپنے شوہر کی عزت کی حفاظت کرے۔ کسی کے سامنے شوہر کی برائی نہ کرے۔ اپنے گھر کی بات کو امانت سمجھے اور کسی کو نہ بتائے۔ شوہر کے رازوں کی حفاظت کرے۔ شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔ شوہر کے مال کو برباد نہ کرے یعنی فضول خرچی سے اجتناب کرے۔ اور اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرے۔ اور شوہر کو چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے آگ دکھائی گئی ہے۔ میں نے اس میں اکثر عورتوں کو مبتلا پایا۔ کیونکہ وہ کفر کا ارتکاب کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا، کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ احسان ناشناسی کی مرتکب ہوتی ہیں۔ اگر ساری عمر احسان کیا جائے اور پھر کوئی بات خلاف طبیعت وہ دیکھیں تو چیخ اٹھتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الایمان۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 408)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس جب شادی ہوگئی تو اب شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک

دوسرے کو برداشت کریں نیک سلوک کریں ۔ایک دوسرے کو سمجھیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ کی بات مانتے ہوئے ایک دوسرے سے حسن سلوک کرو گے تو بظاہر ناپسندیدگی، پسند میں بدل سکتی ہے اور تم اس رشتے سے زیادہ بھلائی اور خیر پا سکتے ہو۔ کیونکہ ہمیں غیب کا علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے اور سب قدرتوں کا مالک ہے وہ تمہارے لئے اس میں بھلائی اور خیر پیدا کر دے گا۔''

(مشعل راہ۔ جلد پنجم، حصہ چہارم، صفحہ 116)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گذارے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی اس حرکت سے باز نہ آ جائے۔ (صحیح بخاری)

ہر بیوی کو یہ احساس بھی ہونا چاہئیے کہ اس کا شوہر محنت اور خلوص سے جو پیسے کما رہا ہے مجھے اس کی کمائی کو سوچ سمجھ کر خرچ کرنا چاہیے۔ جب کہ شوہر کو بھی چاہئے کہ شریک حیات کو گھر کی مالکہ سمجھے نہ کہ خادمہ، کیوں کہ ہمارے مذہب میں شوہر اور بیوی کے یکساں حقوق ہیں اور بہتر ماحول اور تمام ضروریات زندگی کی فراہمی شوہر کا فرض ہے۔ شوہر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ علالت کی صورت میں پوری ہمدردی اور غم خواری سے اور خیر خواہی کے جذبہ سے اپنی رفیقہ حیات کی تیمار داری کا حق ادا کرے۔ جب کہ بیوی کو بھی چاہئیے کہ اپنے شوہر کی ہر ذمہ داری کو خوش اسلوبی سے اپنا فرض سمجھتے ہوئے انجام دے۔

حدیث مبارکہ ہے۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔

(سنن ابن ماجہ ۔ کتاب النکاح ، باب حق الزوج علی المرأۃ۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 405)

گھر کا سکون برباد کرنے میں قصور کبھی مرد کا ہوتا ہے، کبھی عورت کا، اور کبھی دونوں کا۔ جب دونوں کے درمیان اَن بَن ہوتی ہے تو ہر ایک خود کو مظلوم اور دوسرے کو ظالم سمجھتا ہے۔ اصلاح کی واحد صورت یہی ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے، خوش خلقی کا معاملہ کرے، نرم اور شیریں زبان اختیار کرے اور اگر کوئی ناگوار بات پیش آئے تو اس کو صبر وتحمل سے برداشت کرے۔

خصوصاً مرد کا فرض ہے کہ وہ صبر وتحمل کا مظاہرہ کرے، عورت فطرتاً کمزور اور جذباتی ہوتی ہے، اس کی کمزوری سے صرف نظر کرے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت بطور رفیقہ حیات بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کے لئے کہے اسے بجا لائے اور جس کام کو اس کا خاوند ناپسند کرے، اس سے بچے۔

(سنن نسائی۔ بیہقی فی شعب الایمان ۔ مشکوۃ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 390)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں:

''شوہر کی اطاعت اور خوشنودی حاصل کرنا تمہارا فرض ہونا چاہئے سوائے ان امور کے جو خلاف شریعت اور رضائے مولیٰ کے خلاف ہوں۔

اس کی خوشیوں میں خوشی سے شریک ہو۔ اس کے تفکرات کے اوقات میں اس کی دلجوئی کرو۔ اس کی عزت، اس کا مال، اس کی اولاد یہ سب تمہارے پاس امانت ہوں گی ان امانتوں کی حفاظت کرنا تا کہ خدا کے حضور سرخرو ہو سکو۔ اس کے عزیزوں کو اپنا عزیز اور اس کے والدین کو اپنا والدین جاننا۔ ہر فتنہ انگیز بات سے بچنا اور شکایت کبھی نہ کرنا دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ طلب کرتی رہنا۔''

(سیرت وسوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ از پروفیسر سیدہ نسیم سعید، صفحہ 256)

اگر میاں بیوی کو کبھی ایک دوسرے کی کوئی بات ناگوار بھی گزرے تو وسیع القلبی اور خوش دلی سے نظر انداز کر دینی چاہئے تا کہ نہ تو گھر کا ماحول خراب ہو اور نہ دوسروں کو موقع ملے کہ وہ ازدواجی زندگی میں خلل ڈال سکیں۔ بعض اوقات اختلافات اس حد تک جا پہنچتے ہیں کہ بظاہر تصفیے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ○ (سورۃ النساء 36:4)

ترجمہ: اور اگر تمہیں ان دو میاں بیوی کے درمیان شدید اختلاف کا خوف ہو تو اس یعنی خاوند کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا اور اس یعنی بیوی کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں تو اللہ ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور خوب باخبر ہے۔

لیکن بعض اوقات ایسی صورتیں پیش آتی ہیں کہ اصلاح حال کی تمام کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں اور نکاح راحت بخش ہونے کی بجائے طرفین کے لئے آپس میں مل کر رہنا ایک سوہان روح بن جاتا ہے، ایسی حالت میں ازدواجی تعلق کو ختم کر دینا ہی طرفین کے لیے راحت وسلامتی کی راہ ہو جاتی ہے۔

اسلام نے طلاق کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ اور تا بمقدور اس سے روکا ہے، لیکن بعض ضرورت کے مواقع پر اس کی اجازت بھی دی ہے اور اس کے لئے کچھ شرائط بھی عائد کی ہیں۔ نیز طلاق کو حلال (جائز) امور میں سے سب سے ناپسندیدہ قرار دیا تا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس سے پرہیز کیا جائے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جائز باتوں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ اور ناپسندیدہ بات طلاق ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، حدیث 2173)

بظاہر محسوس ہوتا ہے کہ طلاق کا اختیار مرد کو دیا گیا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ عورت کو بھی خاوند سے علیحدگی کے اس حق سے محروم نہیں رکھا کہ وہ ہر حالت میں اس کے ساتھ رہنے پر مجبور ہو۔ وہ اسے یہ حق دیتا ہے کہ نکاح فسخ کر کے خلع حاصل کر لے۔ لیکن اسلام عورت کو اکیلا نہیں چھوڑتا بلکہ اسے ایک تحفظ فراہم کرتا ہے تا کہ کسی لا علمی یا جذباتی انگیخت سے وہ کہیں ایسا قدم نہ اٹھالے جو دراصل اس کے لئے ہمیشہ کے لئے نقصان، پشیمانی یا عدمِ تحفظ کا موجب بن جائے۔ اس لئے اسے یہ کہا ہے کہ وہ قاضی کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرے اور اپنا حق علیحدگی حاصل کرے۔

طلاق کی وجوہات پر ایک ماہر نفسیات نے لکھا ہے کہ طلاق کی بڑی وجہ بات چیت اور تعلقات کا یکسر ختم کر دینا ہوتا ہے ۔ اگر تعلقات جلد بازی اور غصہ میں یکدم توڑے نہ جائیں اور تعلقات بگڑنے کے بعد بھی بول چال جاری رکھیں اور کچھ عرصہ اکٹھے رہتے رہیں تو طلاق ہوتے ہوتے بھی بچ جاتی ہے۔ جب فریقین ایک دوسرے کے نکتہ نظر کو سمجھنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور اپنی ضد پر اڑ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی بات سننے کے روادار نہیں رہتے تو اس کے نتیجے میں رشتے ٹوٹتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

''دراصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کے واسطے بڑی بڑی شرائط لگائی

ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کو ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ امور سب اس واسطے ہیں کہ شاید کسی وقت ان کے دلی رنج دور ہو کر آپس میں صلح ہو جاوے۔"

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 290)

اگر میاں بیوی صبر کا دامن تھامے رکھیں اور لاشعوری طور پر سرزد ہونے والی غلطیوں سے چشم پوشی کر لیں تو ازدواجی زندگی کو برباد ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ یقیناً رشتہ ازدواج ایک عظیم نعمت ہے اور اس پر ہمیں شکر خداوندی کرنا چاہیئے اور اس کو بخوبی نبھانے کی خاطر حقیقی ہم آہنگی کا رویہ اپنا کر شکر کا عملی ثبوت دینا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"یہاں میں یہ قابل فکر بات بھی اس ضمن میں کہنا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں بھی طلاقوں کا رجحان بہت زیادہ بڑھ رہا ہے۔ اس لئے بچے برباد ہو رہے ہیں، بعض دفعہ طلاقیں شروع میں ہو جاتی ہیں، بعض دفعہ کئی سال بعد بچوں کی پیدائش کے بعد۔ ماں باپ دونوں کو اپنی اناؤں اور ترجیحات کی بجائے بچوں کی خاطر قربانی کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جولائی 2013ء)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۝ (سورۃ الفرقان 25 : 75)

اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ آمین

7 نومبر 2013ء کو مکرمہ سیدہ طیبہ صادق خاں صاحبہ اہلیہ مکرم صادق حسین خاں صاحب مرحوم رچمنڈ ہل 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

یاد رہے کہ مرحومہ، مکرمہ یاسمین خاں صاحبہ اہلیہ مکرم خورشید خاں صاحب رچمنڈ ہل کی والدہ محترمہ تھیں۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988-3494

ای میل:

manager@ahmadiyyagazette.ca

سالِ نو اور مبارک دن کا ایک لطیف پہلو

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم 2014ء میں داخل ہو چکے ہیں۔ نیا سال آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہر فرد کو نئے سال کے پہلے دن مبارکباد دیتے ہوئے ایک نہایت لطیف مضمون بیان فرمایا کہ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کی قبولیت کا دن ہو۔ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی روحانی ترقی کا دن ہو۔ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی مغفرت اور بخشش کا دن ہو۔

چنانچہ حضور انور نے خطبہ جمعہ مورخہ یکم جنوری 2010ء کو فرمایا:

"آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال ... کا پہلا دن ہے اور اس پہلے دن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن داخل کیا ہے جو دنوں میں سے ایک بہت مبارک دن ہے۔...

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے۔...

لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشان دہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ ...

یہ سال بھی اور آئندہ آنے والا ہر سال بھی جماعت کے لئے، افراد جماعت کے ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حسنہ لے کر آئے۔ آمین۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 22 جنوری 2010ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ سالِ نو میں مبارک دن کے لطیف نکات کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ مبارک دن وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ انسان کی توبہ کو قبول فرمالے اور اس کی مغفرت فرمادے اور اس کو بخشش دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

احمدی سائنسدان ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ سے ایک انٹرویو

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

ڈاکٹر منصورہ شمیم پاکستان کی واحد نوجوان خاتون ہیں جو تجرباتی طبیعات دان ہیں۔ جنہوں نے سرنCERN (یورپین سینٹر فار نیوکلیئر ریسرچ European Centre for Nuclear Research) جنیوا سوئٹزرلینڈ میں واقع ایکسل ریٹر لارج ہیڈران کولائیڈر میں ہزاروں سائنسدانوں کے ہمراہ ہگز بوسان (Higgs Boson) کی جولائی 2012ء میں دریافت میں سائنسی تحقیق کا کام کیا تھا۔

سوئٹزرلینڈ میں واقع اس تجربہ گاہ میں 9,000 طبیعات دانوں نے حصہ لیا تھا۔ یہ تجربہ گاہ زمین کے اندر ایک سو میٹر گہرائی پر واقع ہے۔ اس تجربہ گاہ کو بنانے میں بیس سال کا عرصہ لگا تھا۔ اس کی تعمیر پر 8 بلین ڈالر لاگت آئی ہے۔ وہ گول سرنگ (Tunnel) جس کے اندر پروٹان سفر کرتے ہیں وہ سترہ میل (27 کیلومیٹر) لمبی ہے۔ ہر پروٹان 27 کیلومیٹر چھلے میں ہر سیکنڈ میں 11,000 مرتبہ گھومتا ہے۔ اس تجربہ کا مقصد یہ پتہ کرنا تھا کہ جب کائنات تخلیق ہوئی تھی تو اس کے اول سیکنڈز کیسے تھے؟ کائنات تخلیق کے معاً بعد نینو سیکنڈز میں کیسے تھی؟۔ ڈاکٹر عبدالسلام اور سٹیون وائن برگ پہلے سائنسدان تھے جنہوں نے 1967/68 میں ہگز میکینزم کو الیکٹرو ویک سمٹری بریکنگ (Higgs mechanism-electroweak symmetry breaking) پر اپلائی کیا تھا۔ یعنی انہوں نے ایسے سب اٹامک پارٹیکل کے موجود ہونے کی پیش گوئی تھی جس کو اب ہگز بوسان کہا جاتا ہے۔ انہوں نے ہگز بوسان کے تمام خواص ماسوا جحم کے اپنی تھیوری میں بیان کئے تھے۔

بگ بینگ (Big bang) کا واقعہ آج سے چار بلین سال قبل وقوع پذیر ہوا تھا لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ایک مسلمان سائنسدان نے ریاضی میں اعلیٰ درجے کی مہارت اور خداداد قابلیت کی بناء پر اس کے اسرار اتنے لمبے عرصے کے بعد پنسل اور کاغذ کی مدد سے معلوم کر لئے۔

ڈاکٹر منصورہ شمیم سے درج ذیل انٹرویو فون اور ای میلز کے ذریعہ لیا گیا تھا۔

سوال: آپ کا خاندانی پس منظر کیا ہے؟

جواب: میرے والد محترم شمیم احمد الیکٹریکل انجینئرنگ کا ڈپلوما کرنے کے بعد واپڈا لاہور میں برسر روزگار تھے۔ انہوں نے 1999ء میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر ریٹائرمنٹ لی اور 2008ء میں داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔ لالہ موسیٰ میں وہ جماعت احمدیہ کے پندرہ سال تک صدر رہے تھے۔ لاہور کی گرین ٹاؤن جماعت میں وہ امین کے عہدہ پر فائز رہے۔ میری والدہ صادقہ بیگم نے پرائمری ٹیچر کا کورس کیا تھا۔ ہم چار بھائی اور بہنیں ہیں جو اس وقت جرمنی اور برطانیہ میں آباد ہیں۔

سوال: اپنی تعلیم کے بارے میں کچھ بتائیں۔

جواب: میں نے ماسٹر آف سائنس کی ڈگری یونیورسٹی آف پنجاب لاہور سے 1998ء میں مکمل کی تھی۔ اگلے سال مجھے عبدالسلام انٹر نیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس میں ہائی انرجی فزکس میں ایک سال کا ڈپلوما کرنے کے لئے وظیفہ مل گیا۔ اس کے بعد میں نے ایم ایس سی فزکس یونیورسٹی آف کنساس امریکہ سے دو سال میں 2001-2003ء میں مکمل کی تھی۔ اسی یونیورسٹی سے میں نے فزکس میں ڈاکٹریٹ 2008ء میں حاصل کی تھی۔

سوال: آپ کو سائنس میں دلچسپی کس طرح پیدا ہوئی تھی؟

جواب: میرے سائنسدان بننے کی ایک وجہ ڈاکٹر عبدالسلام تھے۔ 1980ء کی دہائی کی بات ہے جب ابھی بچی ہی تھی کہ میرے والد ایک شارٹ سٹوری بک لائے جو اردو میں تھی۔ کتاب کا عنوان تھا پہلا احمدی مسلمان سائنسدان، عبدالسلام۔ میں نے یہ کتاب پڑھی لیکن ان کے سائنسی کام کے بارے میں کتنی آگاہی ہوئی یہ مجھے یاد نہیں۔ لیکن مجھے اتنا پتہ ہے کہ لفظ پہلا سائنسدان نے میرے اندر سائنسدان بننے کی خواہش کو شعلہ زن کر دیا تھا۔ اس کتاب کی وجہ سے ارادی طور پر یا غیر ارادی طور پر میں نے فزکس کے مضمون کا انتخاب اپنے لئے کر لیا۔ افسوس کہ میں ڈاکٹر صاحب سے ان کی حیات میں ملاقات تو نہ کر سکی۔ لیکن ان کی تاریخ ساز زندگی اور جلیل القدر کارناموں کی وجہ سے میں سائنسدان بن گئی۔ دوسری وجہ ہمارے والد کی شدید خواہش تھی کہ ان کی تمام اولاد سائنسی مضامین کا مطالعہ کرے۔

سوال: تعلیمی میدان میں آپ کس حد تک نمایاں رہی ہیں؟

جواب: 2007ء میں کارلز روھے جرمنی میں منعقد ہونیوالے PreSUSY summer school میں 200 طالب علموں میں سے میں دس فی صد اعلیٰ نمبرز حاصل کرنیوالوں میں سے تھی۔ انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس میں ایک سال کی تعلیم کے لئے مجھے وظیفہ ملا تھا۔ 1998ء میں یونیورسٹی آف پنجاب کے ایم ایس سی امتحان جس میں 550 طالب علموں نے شرکت کی تھی میں نے دوسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ لاہور کے گورنمنٹ ماڈل کالج میں 1993 میں مجھے تین سرٹیفکیٹ اور انعامات ملے تھے۔ بارہ سال کے عرصہ 2000-2012ء میں مَیں نے 16 سائنسی کانفرنسوں، ورکشاپس میں شرکت کی جہاں میں نے پیچیدہ ٹیکنیکل پیپرز پیش کئے ہیں۔ امریکہ کے مختلف شہروں جیسے فریزنو کیلی فورنیا، مین ہاٹن کینساس، فرمی لیب شکاگو، ایسٹ لینسنگ مشی گن میں میں نے سیمینارز میں حصہ لیا اور لیکچرز دے چکی ہوں۔

سوال: کس چیز نے آپ کو تحریک کی کہ اس پایہ کی سائنسدان بن کر سرن میں تحقیق کا کام کر سکیں؟

جواب: میرے خیال میں ایک دفعہ جب میں فزکس کی تعلیم میں غوطہ زن ہوگئی اور مجھے آئی سی ٹی پی میں مزید تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ مل گیا تو پھر اس کے بعد میرے لئے کسی اور فیلڈ میں جانا ممکن نہ تھا۔ میں نے ارادہ کر لیا کہ مزید محنت سے پڑھائی کروں اور خوب محنت سے کام کروں۔ اس سفر میں مجھے جو مواقع ملے، جو روشن دماغ رہنمائی کرنے

والے ملے، دعائیں ملیں یہ سب انہی کا نتیجہ ہے۔

سوال: پاکستان سے امریکہ کا تعلیمی سفر اور پھر کنساس امریکہ سے سرن سوئٹزرلینڈ تک جانا، ایک خاتون سائنسدان کے لئے یہ سفر سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں کچھ اس بارے میں بتائیں؟

جواب: پاکستان سے غیر ملک کا پہلا سفر 1999ء میں کیا جب میں ٹریسٹ اٹلی ایک سال کے کورس کے لئے گئی تھی۔ اگلے سال یہ کورس مکمل ہونے پر لاہور واپس چلی گئی۔ امریکہ میں پی ایچ ڈی میں داخلہ کی درخواست دی اور جون 2001 میں امریکہ آ گئی۔ کنساس امریکہ جاتے ہوئے میں نے ٹریسٹ میں تین ہفتہ کے لئے قیام کیا تا سمر سکول میں شامل ہوسکوں۔ 2003ء میں کورس مکمل ہونے پر میں شہرہ آفاق فرمی لیب چلی گئی تا ریسرچ ورک شروع کر سکوں، یہ لیب شکاگو سے 40 میل دور مغرب میں واقع ہے۔ مئی 2005ء میں کنساس واپس آ گئی اور تین سال بعد مئی 2008ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ پوسٹ ڈاکٹرل کے طور پر یونی ورسٹی آف آری گان میں ملازمت مل گئی۔ اس کے بعد اگست 2008ء میں سرن میں ملازمت کی پیش کش ہونے پر میں سوئٹزرلینڈ آ گئی۔

سوال: سرن (جنیوا) کی زندگی کی جھلک دکھائیں، کن سائنسی پروجیکٹس پر آپ کام کر رہی ہیں؟

جواب: میں سرن کی سائنسی لیبارٹری صبح نو یا دس بجے پہنچتی ہوں۔ پھر پہلے سے حاصل شدہ ڈیٹا کو انالائیز data analyse کرنے کے لئے کمپیوٹر پروگرام لکھتی ہوں۔ میٹنگز میں شامل ہوتی ہوں۔ اور سائنسدانوں کی ہونے والی میٹنگز کے لئے رپورٹ تیار کرتی ہوں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں دوسرے سائنسدانوں نے جو ڈیٹا اینا لائز کیا ہوتا ہے ان کے ایڈیٹوریل بورڈ میں شامل ہوتی ہوں جو کہ میں مطالعہ کرنے کے بعد ان کے نتائج کو جانچتی اور پرکھتی ہوں قبل اس کے کہ ان کو کسی سائنسی رسالے میں اشاعت کے لئے بھیجا جائے۔ اگر میں شفٹ پر کام کر رہی ہوتی ہوں تو کنٹرول روم میں کام کرتی ہوں، یہ شفٹ ورک آٹھ گھنٹے کی ہوتی اور ہر شریک کار کو وقتاً فوقتاً شفٹ ورک کرنا پڑتا ہے۔ پھر بعض دفعہ مجھے آن کال بھی رہنا پڑتا ہے جس کا مطلب 24 گھنٹے کام کے لئے تیار رہنا اور حاضر ہونا ہوتا ہے۔

سوال: کیا آپ نے کوئی سائنٹفک بریک تھروز (scientific breakthroughs) کئے ہیں؟

جواب: کوئی تہلکہ خیز بریک تھرو تو نہیں کیا، البتہ بہت سارے پروجیکٹس میں چھوٹے پیمانے پر کنٹری بیوٹ کیا ہے۔

سوال: لارج ہیڈران کولائیڈر (Large Hadron collider) اور خاص طور پر ہگز بوسان (Higgs boson) کی دریافت میں آپ نے کیا کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں؟

جواب: ہگز بوسان کی دریافت میں میں ٹرگر (trigger) کی ذمہ دار تھی نیز وہ ڈیٹا جو انالائز کیا گیا تھا اس کی کوالٹی میرے ذمہ تھی۔

سوال: سائنس کے میدان میں آپ کی کلیدی شخصیت کون سی ہے؟

جواب: میرے دماغ یا تحت الشعور پر ہمیشہ پروفیسر ڈاکٹر سلام کی اثر انگیز شخصیت حاوی رہی ہے۔ جب میں ایم ایس سی کر رہی تھی تو اس وقت میرے استاد پروفیسر مجاہد کامران نے بھی مجھے تحریک کی اور میری رہنمائی کی تھی۔

سوال: آپ کے سائنسی کردار پر کیا کسی نے انٹرویو لیا یا کسی نے کوئی مضمون لکھا ہے؟

جواب: میرے خیال میں کسی نے ابھی تک میرے سائنسی کیریئر کے بارے میں کچھ تحریر نہیں کیا۔ نومبر 2012ء میں جماعت احمدیہ جرمنی نے ایک پروگرام ترتیب دیا تھا۔ جس میں میرا انٹرویو لیا گیا نیز لجنہ اماء اللہ کے ساتھ لمبی نشست ہوئی تھی۔ اور اب وہ میرا انٹرویو لے رہے ہیں۔

سوال: عالمی شہرت یافتہ سائنسدانوں میں سے آپ کی ملاقات کن کن سے ہوئی ہے؟

جواب: میں نے بہت سے سائنسدانوں کی تقاریر کو سنا اور ان کو دیکھا ہے۔ جیسے:

Martinus Veltman, Eric Cornell, Frank Wilczek, Nobel laureate Carlo Rubia, and Jack Steinberger

سوال: عام زندگی میں آپ حجاب پہنتی ہیں، لوگ جب آپ سے ملتے تو کیا ردعمل ہوتا خاص طور پر جب لیبارٹری میں مصروف ہوتیں اور سائنسدانوں کے سامنے تقاریر کرتی ہیں؟

جواب: حجاب کبھی بھی میری زندگی میں مسئلہ نہیں بنا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ کو سائنس کے میدان میں کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے، ان کو نور بصیرت عطا کرے اور وہ فطرت کے مظاہر میں مدفون رازوں کو طشت از بام کرسکیں جو ان کو ملک وملت کے لئے ایک اور بین الاقوامی انعام لینے کا حقدار کردے۔ آمین۔

سالِ نو مبارک

مکرم عبدالحمید خلیق صاحب

سال نو کا اب کے استقبال یوں فرمایئے
بھول کر سب رنجشیں باہم گلے مل جایئے

دوستوں اور دشمنوں میں فرق کچھ رہنے نہ دیں
کوئی بھی شکوہ کسی بھی لب پہ ہم آنے نہ دیں

دوریاں نزدیکیوں میں اب بدلنی چاہئیں
نفرتیں باہم محبت میں بدلنی چاہئیں

ظلم کا بدلہ نہیں لینا کبھی بھی ظلم سے
دل جہاں کے جیتنے ہیں ہم نے پیار وحلم سے

سختیاں سارے زمانے کی خوشی سے جھیل کر
گالیاں سن کر دعائیں ان کو دیں شام و سحر

سال نو میں رحمتوں اور برکتوں کا ہو نزول
سب دعائیں، التجائیں اے خدا کچھ قبول

ہیں جو پابندِ سلاسل بے وجہ و بے قصور
اپنی رحمت کا نشاں دکھلائے اب رب غفور

اپنے فضل خاص سے سامان کر ایسے حبیب
اب رہائی عزت وعظمت سے ہو سب کو نصیب

ظلم و استبداد کی راہیں سبھی مسدود ہوں
جابر و ظالم ستم گر نیست و نابود ہوں

ہم کو آزادی ہو تیرے نام کی تشہیر کی
ساری کڑیاں توڑ دے قدغن کی اس زنجیر کی

کوششِ پیہم، ثباتِ قدم اور عزم صمیم
سب میں یہ اوصاف پیدا کر مرے رب کریم

آئے نہ لغزش کبھی بھی پائے استقلال میں
ہو نیا اک ولولہ ہر سال استقبال میں

کلمہ طیبہ کے ایک مقدمہ کی روئیداد

مکرم ملک محمود احمد صاحب

یہ 20 اکتوبر 1984ء کی بات ہے شام کے وقت میں اپنی ایجنسی پر موجود تھا کہ میرے سامنے پولیس کی ایک جیپ آکر رکی۔ SHO صاحب گاڑی سے اتر کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ پر ایک مقدمہ درج ہوا ہے۔ میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اس سلسلہ میں خود کوئی کاروائی کروں۔ انہوں نے FIR کی ایک نقل مجھے دی اور کہا کہ آپ اپنی ضمانت کروالیں۔ FIR کے مطابق مخالفین نے یہ بیان کیا تھا کہ مسجد کی بیرونی دیوار پر عین دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ لکھا ہے جو کہ خلافِ قانون ہے۔

اس FIR میں خاکسار کے علاوہ مکرم حاجی محمد شریف صاحب مرحوم نائب امیر ضلع گوجرانوالہ اور مکرم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ ملزم گردانے گئے تھے۔ بعد میں ایک درخواست کے نتیجہ میں مکرم چوہدری محمد شریف احمد صاحب مرحوم جنرل سیکرٹری کو بھی ملزمان کی فہرست میں شامل کر لیا گیا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کو اطلاع دی گئی جہاں سے سینئر وکلاء کا ایک وفد جس میں مکرم سی۔ اے رحمان صاحب ایڈووکیٹ، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم ملک محمود مجید خاں صاحب ایڈووکیٹ تھے گوجرانوالہ آیا۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ مجاز عدالت سے ضمانت حاصل کی جائے۔ اگلے ہی دن مکرم ملک محمود مجید خاں صاحب ایڈووکیٹ کی وساطت سے یہ درخواست دائر کر دی گئی اور عارضی ضمانت منظور ہوگئی۔

11 نومبر 1984ء کو ضمانت کی توثیق کا مسئلہ تھا اس دن سیشن کورٹ کے باہر لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔ غیر احمدی علماء اور عوام کی ایک بہت بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ آواز پڑنے پر ہم لوگ عدالت میں داخل ہوئے۔ ہجوم نے وکلا کی کرسیوں پر قبضہ کیا ہوا تھا اور عدالت کے اندر ہی نعرہ بازی شروع کر دی۔ کئی غیر احمدی وکلا بھی مخالف سمت سے پیش ہونے کے لئے موجود تھے۔ بہت طویل بحث ہوئی۔ دوسری سمت سے صرف جذباتی تقریریں ہوئیں۔ مخالف وکلا ضمانت کی منسوخی سے کم کسی بات پر راضی ہوتے نظر نہیں آتے تھے۔ عدالت پر شدید دباؤ تھا۔ خاکسار کو پورا یقین ہو چلا تھا کہ فیصلہ ہمارے خلاف آئے گا۔ لیکن اللہ کے فضل سے سیشن جج نے ہماری ضمانت کی توثیق کر دی اور مخالفوں کی تسلی کے لئے زرِ ضمانت پانچ ہزار سے بڑھا کر پچاس ہزار کر دیا۔ جماعت کے بھی تقریباً 75/80 افراد اس موقع پر موجود تھے۔

یہ مقدمہ تقریباً دس سال تک چلتا رہا۔ تقریباً ہر ماہ پیشی ہوتی تھی۔ مقدمہ طویل ہونے پر کئی قانونی حلقوں کی طرف سے یہ رائے دی گئی کہ 249/A کے تحت عدم ثبوت کی بناء پر بریت کے لئے عدالت سے رجوع کیا جائے۔ لیکن ہماری طرف سے ایک ہی جواب تھا کہ ہم اس مقدمہ کو تکلیف نہیں راحت سمجھتے ہیں اور ہم لوگوں کو اسکے جلدی اخراج میں کوئی دلچسپی نہیں۔ یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ہم تینوں کے خلاف 1984ء کے بعد 1985ء اور 1986ء میں بھی اسی قسم کے مقدمات بنائے گئے۔ اس تمام عرصہ کے دوران کلمہ طیبہ کے بارہ میں جماعت کا نکتہ نظر بہت اجاگر ہوا۔ جماعت کے بیشتر احباب اپنے سینہ پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر آتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک احمدی نابینا شخص مکرم حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم کو بھی کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کی پاداش میں گرفتاری اور جیل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مقدمات کے دوران احباب جماعت کا، جو کہ عدالتوں کا بطور ملزم سامنا کر رہے تھے کمال حوصلہ تھا۔ مکرم محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ کی دوران مقدمہ تبدیلی فیصل آباد ہوگئی۔ ہر تاریخ پر فیصل آباد سے گوجرانوالہ آنے میں انہیں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ خاکسار نے ایک دن تجویز کیا کہ قانون میں یہ رعایت موجود ہے آپ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی حاضری سے استثناء کے مستحق ہیں۔ مکرم مربی صاحب نے اس تجویز کو پسند نہیں کیا اور کہا یہ تو ایک اعزاز ہے آپ لوگ کیوں مجھے اس سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ مقدمات کے اخراج کا حکم سن کر وہ خوش ہونے کی بجائے اداس ہو گئے اور کہتے تھے کہ یہ تو برکت کا ایک ذریعہ تھا جو ختم ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام عرصہ میں ہم چاروں میں سے کوئی بھی عدالت میں نہ تاخیر سے پہنچا اور نہ ہی غیر حاضر ہوا۔ کیونکہ ہم سب تو اسے اپنے لئے عین سعادت سمجھتے تھے۔ مجھے آج بھی اس بات کو یاد کر کے عجیب سی خوشی اور مسرت ملتی ہے کہ دس سال تک گوجرانوالہ کی فوجداری عدالتوں کے باہر سرکار بنام محمود احمد ملک ایڈووکیٹ کی صدائیں گونجتی رہیں۔ اس دوران احباب جماعت کا کلمہ طیبہ سے عقیدت اور عشق کا یہ حال تھا کہ احمدیہ مسجد باغبان پورہ کی بیرونی دیوار پر 47 مرتبہ کلمہ طیبہ لکھا گیا اور ہر مرتبہ پولیس نے اسے مٹایا۔ ایک مرتبہ تو پولیس کی موجودگی میں اس کے پکڑتے پکڑتے ہمارے خدام نے کلمہ لکھ ڈالا۔

اس ضمن میں ایک واقعہ جس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ مکرم مولانا یٰسین ربانی صاحب مربی سلسلہ ضلع پر کلمہ طیبہ کے سلسلہ میں ایک مقدمہ درج ہوا۔ خاکسار نے ان کی ضمانت کی درخواست دائر کی۔ چند دنوں بعد ضمانت کی توثیق کی تاریخ تھی۔ میں اپنے گھر سے سکوٹر پر سوار سیشن کورٹ کی طرف جا رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ مربی صاحب سائیکل پر واپس اپنے گھر کی طرف آ رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ شاید مربی صاحب بھول گئے ہیں کہ آج ان کی تاریخ ہے۔ میں نے انہیں روکا اور کہا کہ آپ کو اس وقت کچہری میں موجود ہونا چاہئے تھا۔ کہنے لگے کہ میں گھر سے اسی نیت سے نکلا تھا۔ واپس صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ کلمہ طیبہ کا بیج سینے پر لگانا بھول گیا ہوں۔ بڑی مشکل سے انہیں سمجھایا کہ آج تو آپ کی پیشی ہے۔ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ آج کا دن تو یہ بیج نہ لگائیں کیونکہ اس سے عدالت خواہ مخواہ بپھر جائے گی اور منفی تاثر ہو جائے گا اور ہمارے لئے مشکلات کا موجب ہوگا۔ بڑی مشکل سے وہ اس بات پر راضی ہوئے۔

کلمہ مہم کے دوران عجیب روح پرور ماحول تھا۔ ہر احمدی کی یہ خواہش تھی کہ وہ اس میں اپنا حصہ ضرور ڈالے۔ کئی دوست اپنی مجبوری اور معذوری کے باوجود شروع سے آخیر تک اس میں شامل رہے اور اپنے ربّ کی رضا کے متلاشی رہے۔ لیکن اس مہم میں حصہ لینے والے بیشتر افراد آج ہم میں موجود نہیں اور اپنے مولا کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ خاکسار ان سب کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہے۔

جن دوستوں کی آج کمی ہے حیات میں
وہ اپنے درمیاں تھے ابھی کل کی بات ہے

حضرت شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ

سابق سیکرٹری ضیافت۔ جماعت احمدیہ کراچی

از: محترمہ پروین یعقوب خان صاحبہ

یادرفتگان میں شائع ہونے والے مضامین کو اکثر پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے تو ان کے لئے مزید دعائیں کرنے کی تحریک ہوتی ہے اور ان کے اوصافِ حمیدہ کو پڑھ کر سبق آموز باتوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس طرح جب میں ان خوبیوں میں اپنے آپ کو کمزور پاتی ہوں جو اُن گزرے ہوئے لوگوں میں تھیں تو اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے دل میں بے اختیار تڑپ بھی پیدا ہوتی ہے اور حسبِ توفیق اپنی اصلاح کرنے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ الحمدللہ

میں اپنے نہایت شفیق اور منکسر المزاج والد محترم شیخ خلیل الرحمٰن مرحوم کے متعلق کچھ واقعات افادہ عام کے لئے تحریر کرتی ہوں۔

ابا جان مشرقی پنجاب میں جالندھر کے ایک شہر پھگواڑہ کے ایک معزز گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندانی حالات کی تفصیل اصحاب احمد کی جلد دہم میں درج ہے۔ میرے دادا جان حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس حاجی پورہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فدائی صحابہ میں سے تھے۔ آپ ان چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جن کے اسمائے گرامی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ’’ازالہ اوہام‘‘ میں بطور مخلص دوست درج کر کے یہ دعا فرمائی کہ:

’’اے قادر خدا! میرے اس ظن کو جو میں اپنے ان تمام دوستوں کی نسبت رکھتا ہوں، سچا کر کے مجھے دکھا اور ان کے دلوں میں تقویٰ کی سبز شاخیں جو اعمال صالحہ کے میووں سے لدی ہوئی ہیں، پیدا کر۔ ان کی کمزوری کو دور فرما اور ان کے سب کسل دور کر دے اور ان کے دلوں میں اپنی عظمت قائم کر اور ان کے نفسوں میں دوری ڈال اور ایسا کر کہ... وہ تجھ میں ہو کر ہر حرکت سکون کریں۔ ان سب کو ایسا دل بخش جو تیری محبت کی طرف جھک جائے اور ان کو ایسی معرفت عطا کر کہ جو تیری طرف کھینچ لیوے۔ اے بار خدا! یہ جماعت تیری جماعت ہے اس کو برکت بخش اور سچائی کی روح ان میں ڈال کہ سب قدرت تیری ہی ہے۔ آمین۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 545-546)

میرے ابا جان حضرت منشی حبیب الرحمٰن مرحوم کپورتھلوی کے چھٹے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش 1905ء میں ہوئی۔ بچپن میں خاصی بے فکری تھی۔ دادا جان کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال تھا۔ اپنے بچوں کو ہر طرح دینی اور دنیاوی تعلیم سے مرصّع کرنا چاہتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے دادا جان کو ہر چیز سے نوازا تھا۔ آپ

رئیس اعظم حاجی پور تھے۔ بہرحال آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سکول اور کالج کی تعلیم بھی ان کو دلوائی۔ ابا جان نے اُس زمانہ میں انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز محکمہ موسمیات سے کیا اور ملازمت سے سبکدوش ہونے تک اسی سے منسلک رہے۔ دوران ملازمت ہندو پاکستان کے شمال میں جہلم سے لے کر جنوب میں مدراس تک اور مشرق میں برما سے لے کر مغرب میں دوبئ، دوہا تک مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ بلکہ مسقط میں بھی تقرری ہوئی اور آپ اپنی ملازمت کے ساتھ ساتھ تبلیغ اور سلسلہ کی خدمت بھی بجا لاتے رہے۔ اس عرصہ میں ہندوستان اور پاکستان معرض وجود میں آگئے اور ہم سب کراچی میں آباد ہو گئے۔ تقسیم ہند کے بعد باقی زندگی کراچی میں ہی گزاری۔ آپ جہاں بھی رہے جماعت احمدیہ کے مستعد رکن اور خادم کی حیثیت سے رہے۔

کراچی میں تقسیم ہند کے فوراً بعد تشریف لائے تھے۔ شروع میں کراچی کی جماعت بھی بہت چھوٹی تھی تو آپ اُس وقت جماعت کی لائبریری اور دارالمطالعہ کے انچارج مقرر ہوئے۔ آپ نے نئے سرے سے لائبریری کی کتابوں، رسائل و جرائد کی ساری فہرستیں بنائیں اور جو کتابیں بوسیدہ حالت میں تھیں ان کو گھر میں لا کر دوبارہ سے خود جلد بندی کی۔ اس زمانہ میں نمازیں بھی بندر روڈ پر لائبریری میں ہوا کرتی تھیں۔ ابا جان کی کوشش یہ ہی ہوا کرتی تھی کہ جو نمازیں دفتر کے اوقات کے علاوہ ہوں وہ وہیں جا کر باجماعت ادا کریں۔ اور گھر میں اکثر ہم سب کو باجماعت نمازیں پڑھاتے تھے۔ باقاعدگی سے صبح تلاوت قرآن مجید کرتے اور نماز فجر کے بعد اکثر سیر کو بھی جایا کرتے تھے۔ یہ ان کا معمول آخیر وقت تک رہا۔ سوائے بیماری کے کبھی سیر سے ناغہ نہیں کیا۔ ہم سب بہن بھائیوں کی تعلیم کا بھاری بوجھ انہوں نے بڑی فراخدلی اور خندہ پیشانی سے اُٹھایا اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تینوں بہنیں اور پانچ بھائی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ کراچی کے قیام کے دوران آپ نے بطور سیکریڑی ضیافت خدمات انجام دیں۔ اپنے حادثہ تک جو کہ ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا آپ اسی خدمت پر مامور رہے۔ کراچی بین الاقوامی شہر ہونے کی وجہ سے کافی عرصہ تک بیرون ملک سے آنے جانے والوں کے لئے واحد ذریعہ تھا۔ اس لئے اس خدمت پر مامور شخص کی زندگی پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ مسافر بردار فضائی، بحری، بری کمپنیوں سے رابطہ، محکمہ صحت سے تعلق، کسٹم کے عملہ اور متعلقہ قوانین سے واقفیت، اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے متعلق جملہ کام اور پھر آنے والے مبلغین کرام اور غیر ملکی احمدی احباب کا استقبال اور الوداع وغیرہ اتنی اہم اور نازک ذمہ داری تھی کہ جسے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے آپ نے انتھک محنت، اخلاص، محبت، خندہ پیشانی اور بڑی عمدگی سے نبھایا۔ اس کا تذکرہ

اکثر مبلغین سے سنا۔ خاکسارہ نے اپنے نائیجیریا کے قیام کے دوران وہاں کے نائیجیرین احمدیوں سے بھی جو پاکستان سے ہو کر آتے رہے، ابا جان کا تذکرہ بڑے احترام اور محبت سے لبریز الفاظ میں سنا۔ آپ بہت ہی صابر و شاکر تھے اور آپ میں جذبۂ ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ شروع میں اکثر جماعت کا پیسہ بچانے کے لئے مہمانوں کو بجائے ہوٹلوں میں ٹھہرانے کے اپنے گھر یا ضرورت کے مطابق کوئی اور انتظام کر دیتے۔ نظام جماعت کا بہت احترام کرتے اور ہمیشہ مہمانوں کے آرام کا بہت خیال رکھتے اور ان کے قیام وطعام کا پورا انتظام کرتے۔

بعض دفعہ سمندری جہاز یا ہوائی جہاز کی آمد میں دیر ہونے کی وجہ سے لگاتار چوبیں گھنٹوں سے بھی زیادہ بندرگاہ یا ائرپورٹ پر انتظار کرتے رہتے۔ مہمانوں کو اگر ہوٹل میں کھانا کھلانا پڑتا تو اکثر آپ شریک نہ ہوتے تا کہ جماعت پر مالی بوجھ نہ ہو۔ ایک دفعہ میرے شوہر محمد یعقوب خان صاحب سابق سیکرٹری اشاعت کینیڈا نے دریافت کیا کہ سینکڑوں مہمان آتے جاتے ہیں تو آپ ان کو کیسے پہچانتے ہیں۔ کہنے لگے کہ سوائے چند دفعہ کے ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے میری اس رنگ میں رہنمائی فرمائی ہے کہ مجھے کبھی دقت کا سامنا نہیں ہوا اور اکثر دفعہ مہمان بھی حیران ہوئے کہ آپ کو ہماری پہچان کیسے ہوئی۔

آپ بہت دعا گو اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ جماعت کی جملہ مالی تحریکات میں حسب توفیق حصہ لیتے۔ آپ وقف عارضی کی تحریک میں بھی حصہ لیتے رہے۔ ہمیشہ صاف گوئی سے بات کرتے۔ اگر کوئی زیادتی کرتا تو خاموشی اختیار کر لیتے۔ اپنی زندگی کے دوران جلسہ سالانہ میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔ آپ ہر ایک سے بڑی عاجزی اور انکساری سے ملتے اور نہایت ہی احسن رنگ میں نصیحت کرتے۔ اپنی اولاد کو نیک تربیت سے مزین کرنے میں دعاؤں اور عملی نمونہ سے بھی کام لیا کرتے۔ نیز آپ نے سلسلہ کی خدمت کا بیج اولاد میں بھی بویا۔ آپ اکثر کہتے تھے کہ خدمت اسلام کرنے والوں سے محبت اور عزت سے پیش آنا چاہیئے۔ اسلام اور احمدیت کے خدمت کرنے والوں کی خدمت کو باعث عزت سمجھنا چاہیئے۔

1939ء میں جماعت نے خلافت کی گولڈن جوبلی منائی۔ آپ اس کے انتظامات میں سرگرم رکن تھے۔ اس موقع پر جماعت نے ایک یادگار بیج تیار کروایا تھا، وہ آپ کو بھی ملا تھا اور برکت کے لئے وہ بھی آپ کے پاس ہمیشہ محفوظ رہا۔ اس کا عکس احباب کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

آپ کو مہمانوں کے آرام کا بہت خیال رہتا۔ اس سلسلہ میں ایک اقتباس پیش خدمت ہے جو کہ مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری سابق مشنری افریقہ وامریکہ کے ایک مضمون بعنوان ''ایک یادگاری سفر'' سے لیا گیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

'' مورخہ 17 جنوری 1966ء کو کراچی پہنچے۔ مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب اسٹیشن پر موجود تھے۔ ان کے ہمراہ مکرم این ڈار صاحب کے گھر گئے جہاں ہمارے قیام کا انتظام تھا۔ مکرم ڈار صاحب اور ان کے اہل وعیال نے ہر طرح سے ہمارے آرام کا خیال رکھا اور بڑی محبت اور اخلاص سے ہماری خدمت کی۔ یہاں میں مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کا بھی کچھ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ ایک نہایت ہی مخلص، فدائی اور بے لوث خدمت کرنے والے وجود تھے۔ سلسلہ کے خدام کی آمد و رفت کے وقت بحیثیت سیکرٹری ضیافت کراچی جماعت میں جو خدمات آپ نے سر انجام دی ہیں وہ کراچی جماعت کی تاریخ میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ خدام سلسلہ خواہ رات کے کسی بھی حصہ میں آتے مکرم شیخ صاحب مرحوم کو ریلوے سٹیشن یا ائرپورٹ پر موجود پاتے۔ ایک بار میں رات کے دو بجے کراچی ائرپورٹ پر اترا تو محترم شیخ صاحب استقبال کے لئے وہاں موجود تھے۔

1972ء میں خاکسار افریقہ سے کراچی اطلاع دیئے بغیر آ گیا کیونکہ آگے سیٹ بک تھی اور ٹھہرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مگر ائرپورٹ پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ آگے لاہور کے لئے سیٹ کنفرم نہیں۔ لہٰذا ٹیکسی کے ذریعہ احمدیہ ہال پہنچا۔ وہاں سے مکرم شیخ صاحب کو آمد کی فون پر اطلاع کی تو کہنے لگے میں سوچ ہی رہا تھا کہ آج کل مولوی محمد صدیق صاحب کو آنا تھا مگر کوئی اطلاع نہیں۔ اب آپ بغیر اطلاع دیئے آ گئے چنانچہ دیکھ لیا اطلاع نہ دینے کا نتیجہ۔ پھر گھر سے تشریف لا کر ہال میں ملے اور آگے سفر کے سارے انتظامات خود کئے۔ ہر خادم سلسلہ کے ساتھ آپ کا ایسا ہی سلوک تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ مکرم شیخ صاحب نے بڑی تگ و دو کے بعد ہماری سیٹیں کراچی سے بیروت کے لئے عالیا ائر لائین میں بک کرائیں۔ مگر بیروت سے آگے کسی فلائٹ میں سیٹیں کنفرم نہ ہو سکیں اور کہا گیا کہ آدمی ساتھ جا رہا ہے وہاں سب انتظام ہو جائے گا۔''

(ماہنامہ تحریک جدید ربوہ۔ جولائی 1988ء، صفحہ 4)

خلفائے احمدیت کے کراچی تشریف لانے کے موقع پر تندہی سے ضیافت کی ذمہ داریوں میں مصروف رہتے اور جملہ فرائض کو بڑے احسن رنگ میں ادا کرتے۔ غیر ممالک کے آنے والے طلباء کی ہمیشہ سرپرستی کرتے اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھتے اور تحریک جدید سے خط وکتابت میں ان کی مدد کرتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے غیر ممالک میں قیام کے دوران ملکی اخبارات سے چیدہ چیدہ خبروں کے تراشے حضورؒ کی خدمت میں باقاعدگی سے ارسال کرتے۔ مریضوں کی بیمار پرسی اور تیمارداری سے بھی غافل نہ رہتے۔ پیسے کی لین دین میں ہمیشہ مثالی دیانتداری سے کام لیتے تھے۔ وفات سے قبل آپ کو ایک حادثہ پیش آیا۔ جس وقت حادثہ پیش آیا اُس وقت بھی آپ ایک احمدی خاتون کا نماز جنازہ ادا کرنے جا رہے تھے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پاکستانی اخباروں کے تراشے ڈاک کے سپرد کرنے کے لئے گئے تھے۔ حضورؒ ان دنوں صلیبی کانفرنس لندن میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے اور لندن میں ہی قیام پذیر تھے۔ وفات کے وقت آپ کراچی میں قائم مقام امیر تھے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ میرے پیارے ابا جان کو جنت الفردوس سے نوازے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ایمان افروز خودنوشت حالاتِ زندگی

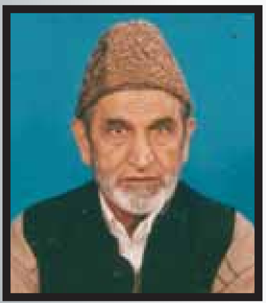

مکرم ملک مظفر خان صاحب جوئیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 2013ء میں صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاص و وفا اور خدمت خلق کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ نیز فرمایا بہت سے صحابہؓ کے ایسے واقعات سامنے نہیں آئے۔ ...

ایسے مخلصین کی اولادوں کو چاہئے کہ اپنے بزرگوں کے واقعات قلم بند کریں اور اپنے خاندانوں میں ان روایات کو جاری کریں اور اپنی نسلوں کو بتاتے رہیں کہ ان روایات کو ہم نے جاری رکھنا ہے۔ اور فرمایا کہ جس طرح یہ بزرگ قربانیاں کرکے امام الزمان علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث ہوئے اسی طرح اب بھی ان دعاؤں کو سمیٹنے کے مواقع موجود ہیں۔ آئیں اور ان وفاؤں، اخلاص، اطاعت، تعلق اور محبت کی مثالیں قائم کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 2013ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مدنظر خاکسار نے جو کہ یتیم مسکین مگر فدائی احمدی ہے، اپنی اولاد کے لئے دعاؤں کی قبولیت اور جماعت احمدیہ کی برکات سے بھرے چند واقعات لکھنے کی کوشش کی ہے تا کہ میری نسلیں اس افراتفری اور مادہ پرست زندگی سے الگ رہ کر خدا تعالیٰ کی سچی ہستی کی عظمت کو پہچانیں اور جماعت احمدیہ کے خالص پُرنور و پُرلذت درخت سے تاابد جڑی رہیں۔

حضور انور نے جن خوش قسمت صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ فرمایا ہے یہ قرآن کریم کی دیگر تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے علاوہ سورۃ النور کی درج ذیل آیت کریمہ کے بھی مصداق تھے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ (سورۃ النور 38:24)

ترجمہ: ایسے عظیم مرد، جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف) سے اُلٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو بھی اور میری آل اولاد کو بھی اس آیت مبارکہ میں بیان شدہ کیفیت کو ہمیشہ مدنظر رکھنے اور اس کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ملک مظفر خان ولد محمد خان جوئیہ

پیدائش

1929ء بمقام چک 152 شمالی ضلع سرگودھا، پنجاب، پاکستان

ابتدائی زندگی

پیدائش سے پہلے میرے والد محترم وفات پا گئے اور میری عمر تقریباً پانچ، چھ ماہ تھی جب والدہ صاحبہ بھی رحلت فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

میں اپنے چچا ملک نور محمد صاحب کے پاس رہتا تھا۔ ملک نور محمد جوئیہ صاحب ہمارے گاؤں کے پہلے احمدی تھے اور آپ نے ہی جماعت قائم کی اور بہت لوگوں کو احمدیت میں شامل کیا۔ خاکسار نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ خدا کے فضل سے بچپن سے ہی طبیعت نیکی کی طرف مائل تھی۔ بہت کم عمری میں میرے چچا مجھے اپنے ساتھ مسجد لے جاتے تھے۔ پھر عادت ایسی پختہ ہوئی کہ ہوش آنے سے اب تک یاد نہیں کہ کبھی کوئی نماز باجماعت بغیر کسی بڑی مجبوری کے چھوڑی ہو۔ جھوٹ سے سخت نفرت تھی۔ دیوبندی فرقہ سے تعلق تھا توحید پرستی شروع ہی سے پسند تھی۔ توحید کے متعلق مناظروں پر اکثر قریب کے دیہاتوں میں جاتے اور ہمیشہ جیت کر آتے۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ سرگودھا کے محمد شفیع صاحب جو ایک عالم دین تھے اُن سے قرآن پاک پڑھنے اور دم سیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اچھا اور مجھے دم سکھایا۔ دم کے لئے شرط بتائی کہ پانچ وقت نماز باقاعدگی سے ادا کی جائے اور سات مرتبہ سورۃ فاتحہ و درود شریف پڑھ کر پھونک دیں۔ تب سے میں اللہ کے فضل سے دم بھی کرتا ہوں چھوٹے بچے جو بہت روتے ہیں اُنہیں کافی فرق پڑتا ہے، بچوں اور بڑوں کو شہد کی مکھی و بھڑ کے کاٹنے اور بغل کی گلٹی سے بھی افاقہ ہوتا ہے۔

ہمارے آبائی گاؤں ٹھٹھہ جوئیہ کی نمبرداری کی ذمہ داری میرے والد کی وفات کے بعد میرے کمزور کندھوں پر تھی (بالغ ہونے کے بعد)۔ جسے کافی محنت و لگن اور ایمانداری سے کینیڈا ہجرت کرنے تک نبھایا۔

قبولیت احمدیت

محترم احمد خان نسیم صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ ہمارے گاؤں میں تبلیغ کے سلسلے میں اکثر آتے تھے اور میرے چچا کے گھر میں ٹھہرتے، کیونکہ میرے چچا احمدی ہو چکے تھے اور میں اُسی گھر میں رہتے ہوئے بھی سخت مخالف تھا۔

ایک دن میں مناظرے کے لئے سلانوالی (قریبی قصبہ) سے ایک مشہور دیوبندی مولوی المعروف ”پستول“ کو لایا۔ ایک نومبائع احمدی حافظ محمد یوسف صاحب نے تفسیر ”موضح القرآن“ جو کہ حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی ہے سے ایک حوالہ دکھایا جس میں حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ درج تھا۔ اور پھر اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ جس میں انہوں نے خدا تعالیٰ کے نبیوں کے متعلق بہت عجیب و غریب کہانیاں بیان کی ہوئی ہیں اور بہتان لگائے ہوئے ہیں۔ جب بھی کوئی سوال ان واقعات کے بارہ میں احمدی پوچھتے یہ مولوی صاحب ایک ہی جواب دیتے کہ نبی تو معصوم ہوتے ہیں یہ پرانی تفسیر ہے اور لکھنے والوں کو غلطی لگی ہے۔ تو اس کے جواب میں حافظ صاحب نے کہا کہ اس تفسیر کی تاریخ دیکھیں کہ کتنی پرانی ہے پھر اب تک کسی مسلمان عالم کو کیوں توفیق نہیں ملی کہ وہ قرآن کریم کی نئی تفسیر لکھتے۔ مولوی صاحب تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگے اور حلوہ و مرغا جو اُن کے لئے میں نے خاص طور پر پکوایا تھا چھوڑ کر چل دیئے۔ جب میں انہیں واپس چھوڑنے گیا تو راستے میں مَیں نے کہا کہ آج تو آپ نے مجھے بہت شرمندہ کرا دیا۔ تو اس پر مولوی صاحب بولے کہ مرزا صاحب ان احمدیوں کو کچھ مخصوص کلے سکھاتے ہیں جس کے بعد یہ کسی سے مار نہیں کھاتے۔ میں نے کہا کہ یہ تو بالکل غلط بات ہے کیونکہ پہلے یہی لوگ (میرے چچا اور حافظ محمد یوسف صاحب بھی دیوبندی تھے) جب میرے ساتھ توحید کے سلسلہ میں مناظروں پر جاتے تو پیر قمرالدین سیال شریف والے تک سے بھی ہم جیت کر آتے کیونکہ ہمارے پاس سچائی تھی۔

اُس دن کے بعد میں اندر سے تو احمدی ہو چکا تھا اور خاموشی سے اپنے دونوں نوکروں شام خان اور وریام خان مسلم شیخ کو احمدیت کی تبلیغ کرنے لگا۔ ایک دن مولانا احمد خان نسیم صاحب ہماری بیٹھک میں بیٹھے تھے کہ میں نے عرض کی کہ مولوی صاحب ان دونوں کی بیعت لے لیں وہ احمدی ہونا چاہتے ہیں اس پر مولوی صاحب نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے کہ انہیں ''دوزخ میں جانے دیتے ہو اور خود بچتے ہو پہلے خود یہاں فارم پر دستخط کرو۔'' اُسی دن محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اور میرے دونوں نوکر احمدیت میں داخل ہو گئے۔

جماعتی خدمات

خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں میں سے چند ایک یہ بھی ہیں کہ عاجز جماعت احمدیہ کے ہر کام کو اپنے ہر ذاتی کام سے ہمیشہ ہی اہم تر سمجھ کر پہلے جماعتی کام کیا کرتا تھا۔ مجھے جماعت کا چھوٹے سے چھوٹا کام کر کے بھی انتہائی دلی تسکین ملتی ہے۔ چک 152 شمالی ضلع سرگودھا میں قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ، سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے 15 دوستوں کو نظام وصیت میں شامل کرنے کا موقع ملا۔ فالحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 152 شمالی میں جماعت کی لائبریری بنوائی اور وہاں مربی ہاؤس کی بھی بہت ضرورت تھی جس کے لئے خاکسار نے اپنا 5 مرلہ کا ایک پلاٹ مربی ہاؤس کے لئے جماعت کو دے دیا۔

محض خدا کے فضل سے بڑے بیٹے محمد نصر اللہ نے ہم سات افراد کو یہاں سپانسر کیا جس میں مَیں، میری اہلیہ صاحبہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ اس طرح 1995ء میں ہم نے کینیڈا ہجرت کی اور یہاں مقیم ہو گئے۔ یہاں کینیڈا میں بھی بفضلِ تعالیٰ منتظم مال مجلس انصار اللہ پیس ولیج کے طور پر کام کرنے کی توفیق پائی اور اُس سال سو فیصد وصولی ہوئی۔ کینیڈا میں مَیں نے تقریباً آٹھ دس بچوں کو گھر گھر جا کر قرآن مجید ناظرہ پڑھایا کرتا تھا اور کچھ عرصہ مؤذن مسجد بیت الاسلام بھی رہا۔ فالحمدللہ

وقف عارضی

ایک سال ساہیوال ضلع سرگودھا میں 15 دن، دوسرے سال چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ میں 15 دن اور تیسرے سال گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد میں 15 دن وقف عارضی کی توفیق پائی۔ جب ہم چنڈ بھروانہ میں وقف عارضی پر تھے تو میرے ساتھ چودھری جہان خان صاحب 9 چک پنیار والے بھی تھے۔ ایک دن صبح اُٹھے اور کہنے لگے کہ جوئیہ صاحب آپ کو مبارک ہو کہ آپ قبول ہو گئے! مَیں نے حیران ہو کر پوچھا کیسے؟ اس پر بتایا کہ خواب میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب آئے ہیں تو میں مصافحہ کے لئے آگے بڑھا تو انہوں نے کہا کہ میں آپ سے نہیں ملک مظفر خان سے مصافحہ کرنے آیا ہوں۔

اسیرانِ راہ مولیٰ

سرگودھا شہر میں جب ہماری جماعت کے کچھ لوگ، جماعت کے پہلے کسی کیس کے سلسلے میں کیس کی نقول لینے کے لئے دفتر گئے تو دفتر والوں نے بتایا کہ یہ ایک اور بھی آپ ہی کی جماعت چک 152 شمالی کے کچھ لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج شدہ ہے اُس کی نقل بھی لے لیں۔ جماعت کی کوششوں سے ہماری عبوری ضمانتیں ہو گئیں۔ خاکسار کو صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 152 شمالی ہونے کے جرم میں، میرے بڑے بیٹے عنایت اللہ کو مؤذن ہونے کے جرم میں، ہمارے امام الصلوٰۃ حافظ محمد یوسف صاحب کو سارے گاؤں کے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے جرم میں اور داری مسلم شیخ احمدیوں کے ساتھ تعلق رکھنے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ نماز پڑھنے کے جرم میں، ہم پر یہ مقدمہ قائم کیا گیا۔ جب ہم تاریخ پر سلانوالی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوتے تو اس شہر کے کچھ مہاجر لوگ بھی ہمارے خلاف عدالت میں آ جاتے۔ ہمارے گاؤں کے دو آدمی ایک اہل سنت اور ایک شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے کو بھی وہاں بھیجا گیا۔ ہمارا بیان لکھنے کے بعد مجسٹریٹ نے کہا کل اپنے وکیل کو ساتھ لے کر آنا آپ پر جب فرد جرم عائد کی جائے گی۔

جماعت نے ہمیں ایک وکیل دیا۔ جس نے مجسٹریٹ سے کہا کہ ہاں یہ صدر جماعت ہیں اور صدر جماعت ہونا کون سا جرم ہے، پھر اذان دینا اور قرآن پڑھانا بھی جرم ہیں تو یہ جرم آپ عائد کر دیں۔ پھر مسجد پر کلمہ لکھنے کی بات ہوئی۔ اس پر ہمارے گاؤں کے دونوں آدمی بولے کہ جی ہماری تو کوئی دل آزاری نہیں ہوئی جب یہ اذان دیتے ہیں یا کلمہ پڑھتے ہیں وہ تو بالکل ہمارے جیسا ہی ہے۔

اس پر مجسٹریٹ نے فیصلہ لکھ دیا مگر سُنایا نہیں اور بولا کہ آپ کی پیشی اب سیشن جج کے پاس سرگودھا میں ہوگی۔ جب ہم وہاں گئے تو اُس نے ہمیں بَری کر دیا۔ میرے بیٹے محمد نصر اللہ کا بھی کلمہ کیس میں سرگودھا میں چالان ہوا اور پھر سزا بھی ہوئی۔

اطاعت خلیفہ وقت

خاکسار نے جب بھی خلیفہ وقت کا کوئی ارشاد سُنا ہے اس کی فوری تعمیل کی حتی الوسع کوشش کی ہے۔ اور کیوں یا کس لئے جیسے سوالوں کی میری طبیعت میں گنجائش ہی نہیں۔

ایک مثال پیش خدمت ہے کہ ایک مرتبہ جائیداد فروخت کر کے اپنی وصیت کے تمام واجبات ادا کر چکا تھا مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ وصیت کی بابرکت تحریک میں شامل ہوں تو میں نے سوچا میں بھی ایک بار پھر خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اطاعت گزاروں میں شامل ہو جاؤں۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی اپنی وصیت کی شرح کو بڑھا کر 1/3 حصہ کے حساب سے وصیت کے تمام واجبات ادا کر کے مرکز سے سرٹیفکیٹ لے لیا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

احمدی ہونے کے بعد دُعاؤں کی قبولیت کی چند ایک مثالیں

ایک مرتبہ میری پالتو خوبصورت سرخ گھوڑی چوری ہو گئی۔ میں دُعائیں کرتا رہا ایک دن خواب میں دیکھا کہ میری گھوڑی مل گئی ہے اور میں اُسی گھوڑی پر سوار ہو کر اپنے گاؤں میں داخل ہوتا ہوں اور ایک عورت مجھے سب سے پہلے دیکھتی اور مبارک دیتی ہے یہ میری خواب لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ جب کہ چور سے چوری کی وہی چیز ویسے ہی ملنا ناممکن ہوتی ہے۔ محض دُعا کے نتیجہ میں یہ ناممکن بات ممکن ہو گئی۔

میری پہلی بیوی مکرمہ آمنہ صاحبہ تھیں۔ ان سے میرے تین بچے ہوئے اور وہ وفات پا گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب مرحوم ایڈووکیٹ و نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے مشورہ دیا کہ میں اُن کے ساتھ ربوہ آؤں اور رشتہ دیکھوں۔ نون صاحب میرے ساتھ ایک رشتہ دیکھنے گئے۔ یہ ایک بہت مالدار بیوہ تھیں۔ درخواست کی کہ دُعا کے بعد رشتہ کے طے ہونے کا فیصلہ کریں گے اور اجازت لے کر واپس آ گئے۔ گاؤں آ کر میں نے بہت دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ اگر یہ رشتہ میرے لئے بہتر ہے تو مجھے بتا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ مکڑی ہے اور میں اسے اڑاتا ہوں مگر مکڑی میرے جسم پر چمٹ گئی ہے۔ مَیں ربوہ گیا تو حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور انہیں خواب سنائی تو اُنہوں نے تعبیر بتائی کہ مکڑی کھا جائے گی۔ میری درخواست پر مولوی صاحبؓ نے بہتر رشتہ کے لئے دُعا کروائی اور وہاں بیٹھے سب لوگ بھی اس دُعا میں شامل ہو گئے۔

پھر میری شادی بھیرہ کے قریب ایک گاؤں میں ہوئی اور مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے نکاح پڑھایا۔ الحمدللہ۔ جس سے دو لڑکیاں اور پانچ لڑکے پیدا ہوئے، دوسری شادی سے پہلے بیٹے کی خبر بھی مجھے میرے مولا کریم نے خواب کے ذریعہ دی۔ اور اس کا نکاح مکرم مولانا بشارت احمد صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ نے پڑھایا۔

(باقی صفحہ 29)

جامعہ احمدیہ کینیڈا

کی چند مساعی کا تذکرہ

مئی تا اکتوبر 2013ء

مرتبہ: مکرم عاطف احمد زاہد صاحب، متعلم درجہ رابعہ

جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 15 مئی 2013ء کو جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کے لئے وینکوور تشریف لائے۔ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے تمام طلباء، اساتذہ اور مدرسۃ الحفظ کے چند طلباء و اساتذہ نے جلسہ میں شرکت کی۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اور اساتذہ کا قافلہ مؤرخہ 13 مئی 2013ء کو وینکوور کے لئے روانہ ہوا۔ تمام طلباء نے جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کے موقع پر مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دیں۔

21 مئی 2013ء کو تمام طلباء و اساتذہ کیلگری پہنچے۔ یہاں بھی طلباء نے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ بعض طلباء اور اساتذہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ یکم جون 2013ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء و اساتذہ پر مشتمل یہ قافلہ بخریت واپس ٹورانٹو پہنچ گیا۔ الحمدللہ

تقریب تقسیم اسناد

19 مئی 2013ء کو جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے 8 طلباء کو اپنے دستِ مبارک سے شاہد کی ڈگری عطا فرمائی۔ نیز اس موقع پر آپ نے مدرسۃ الحفظ سے قرآن کریم حفظ کرنے والے تین طلباء کو بھی اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں۔ جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے طلباء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ظاہر احمد، 2۔ عطاء الغالب، 3۔ حنان احمد سوہی، 4۔ عمران الحق بھٹی، 5۔ فرحان حمزہ قریشی، 6۔ طارق عظیم، 7۔ ودود احمد جنود، 8۔ طلحہ علی۔

مدرسۃ الحفظ سے اسناد حاصل کرنے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ عدنان احمد، 2۔ طلحہ افضال باجوہ، 3۔ تبجیل احمد

سپورٹس ریلی

26 تا 29 جون 2013ء جامعہ احمدیہ کینیڈا میں سپورٹس ریلی کا انعقاد ہوا جس میں تمام طلباء نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ سپورٹس ریلی میں مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوئے۔

باسکٹ بال، والی بال، فٹ بال، امریکن فٹ بال، بیڈمنٹن، لانگ جمپ، شاٹ پٹ، کلائی پکڑنا وغیرہ۔

یہ مقابلہ جات جامعہ احمدیہ کے پانچ گروپوں صداقت، امانت، شجاعت، رفاقت اور دیانت کے درمیان ہوئے۔ امسال شجاعت گروپ نے نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے سپورٹس ٹرافی حاصل کی۔

تعطیلات گرما اور وقفِ عارضی

9 جولائی 2013ء سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تعطیلات کا آغاز ہوا۔ دورانِ تعطیلات طلباء نے اپنی اپنی جماعتوں میں خدمات سرانجام دیں۔ 20 تا 30 اگست 2013ء نیو جرسی امریکہ کے تحت ہونے والے جامعہ احمدیہ اورینٹیشن کیمپ (Jāmi‘a Orientation Camp) میں گیارہ طلباء نے شرکت کی۔ طلباء نے شامل ہونے والے واقفینِ نو کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرز پر پروگرام تشکیل دیتے ہوئے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی عملی زندگی سے متعارف کروایا۔ نیز ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کروائے۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز

4 ستمبر 2013ء سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے نئے سال کا آغاز ہوا۔ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے تمام طلباء کو خوش آمدید کہا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

مَیس کمیٹی اور سپورٹس کمیٹی کے انتخابات

7 ستمبر 2013ء کو مَیس کمیٹی اور سپورٹس کمیٹی کے انتخابات عمل میں آئے۔ انتخابات کی صدارت مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ آپ نے گزشتہ سال خدمات انجام دینے والے طلباء کا شکریہ ادا کیا۔ نو منتخب طلباء کے نام ذیل میں درج ہیں۔

مَیس کمیٹی

انچارج مَیس کمیٹی: لقمان احمد گوندل، متعلم درجہ رابعہ

معاونین: فہد احمد پیرزادہ، متعلم درجہ اولیٰ
طلال کاہلوں، متعلم درجہ ثانیہ
مصوّر احمد، متعلم درجہ ثالثہ
خواجہ باسط احمد، متعلم درجہ رابعہ
لقمان محمد رانا، متعلم درجہ خامسہ

سپورٹس کمیٹی

انچارج سپورٹس کمیٹی: ساجد اقبال، متعلم درجہ رابعہ
باسکٹ بال انچارج: طلال کاہلوں، متعلم درجہ ثانیہ
والی بال انچارج: فہیم ارشد، متعلم درجہ ثالثہ
ٹیبل ٹینس انچارج: فرہاد احمد ملک غفار، متعلم درجہ رابعہ
بیڈمنٹن انچارج: ثاقب احمد ظفر، متعلم درجہ رابعہ

الجمیعۃ العلمیہ کے انتخابات

الجمیعۃ العلمیہ کے انتخابات 12 ستمبر 2013ء کو منعقد ہوئے۔ مکرم غلام احمد مصباح بلوچ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

کینیڈا کو رئیس الجمیعہ کا مقرر کیا گیا۔انتخاب کی صدارت مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔منتخب ہونے والے طلباء کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

نائب الرئیس: اعزاز احمد خان، متعلم درجہ خامسہ

سیکرٹری سیمینار: سرجیل احمد، متعلم درجہ رابعہ

سیکرٹری علمی مقابلہ جات: مصلح الدین شنبور، متعلم درجہ ثالثہ

سیکرٹری مجلس ارشاد: طارق احمد، متعلم درجہ ثالثہ

سیکرٹری تحریر: عاطف احمد زاہد، متعلم درجہ رابعہ

جلسہ سیرت النبیؐ انعقاد

28 ستمبر 2013ء کو مجلس ارشاد کے تحت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔اجلاس کی صدارت طارق احمد، متعلم درجہ ثالثہ انچارج مجلس ارشاد نے کی۔جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو شرجیل احمد، متعلم درجہ ثانیہ نے کی۔جس کے بعد سرمد نوید احمد، متعلم درجہ اولیٰ نے نعت پڑھی۔پہلی تقریر عاطف احمد زاہد، متعلم درجہ رابعہ نے انگریزی میں کی جس کا عنوان ''آنحضرت ﷺ کا صبر و برداشت'' تھا۔دوسری تقریر مبشر احمد بدر، متعلم درجہ ثالثہ نے ''آنحضرت ﷺ بطور داعی الیٰ اللہ'' کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔تیسری اور آخری تقریر لقمان محمد رانا، متعلم درجہ خامسہ نے اردو زبان میں ''آنحضرت ﷺ کی نمازوں کی کیفیت'' کے موضوع پر کی۔اس کے بعد خلافت کی اہمیت کے موضوع پر ایک دستاویزی پروگرام پیش کیا گیا۔جلسہ کے اختتام پر طارق احمد صدر مجلس نے مقررین کی حوصلہ افزائی کی۔دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

علمی مقابلہ جات

ماہِ ستمبر سے اکتوبر تک چار علمی مقابلہ جات ہوئے۔ان مقابلہ جات میں ہر گروپ سے کم از کم دو طلباء نے حصہ لیا۔رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

مقابلہ تلاوتِ قرآنِ کریم

مقابلہ تلاوتِ قرآن کریم 24 ستمبر 2013ء کو ہوا۔اس مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے نام مع ان کے گروپ درج ذیل ہیں۔

اول: باسل رضا بٹ، متعلم درجہ ثانیہ، رفاقت گروپ

دوم: صباحت علی راجپوت، متعلم درجہ ثانیہ، رفاقت گروپ

سوم: ساغر باجوہ، متعلم درجہ ممہدہ، صداقت گروپ

مقابلہ عربی مضمون نویسی

مقابلہ عربی مضمون نویسی 26 ستمبر 2013ء کو ہوا۔اس مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے نام مع ان کے گروپ درج ذیل ہیں۔

اول: فراست احمد، متعلم درجہ ثانیہ، امانت گروپ

دوم: مصلح الدین شنبور، متعلم درجہ ثالثہ، امانت گروپ

سوم: آصف احمد خان، متعلم درجہ ثالثہ، امانت گروپ

مقابلہ نظم

مقابلہ نظم 24 اکتوبر 2013ء کو ہوا۔اس مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے نام مع ان کے گروپ درج ذیل ہیں۔

اول: سرمد احمد نوید، متعلم درجہ اولیٰ، رفاقت گروپ

دوم: ارسلان وڑائچ، متعلم درجہ ممہدہ، امانت گروپ
ساغر باجوہ، متعلم درجہ ممہدہ، صداقت گروپ

سوم: قاصد احمد وڑائچ، متعلم درجہ ثالثہ، شجاعت گروپ

ہفتہ وار سیمینارز

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء کے علمی و تربیتی معیار کو بہتر بنانے کے لئے تسلسل کے ساتھ مختلف محققین حضرات کو علمی و تحقیقی موضوعات پر لیکچرز دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ماہ ستمبر تا اکتوبر میں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں لیکچرز دینے والے علماء اکرام کے نام اور عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

لیکچرار	عنوان
مکرم محمد ہادی مونس صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	ہومیو پیتھی
مکرم محمد اسلم صابر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	خلفائے احمدیت کے ساتھ چند خوشگوار یادیں
مکرم الطاف قدیر صاحب یارک یونیورسٹی	تحقیق کے طریق
مکرم خالد نعیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا	جماعت احمدیہ کا مالی نظام
مکرم زکریا ورک صاحب مصنف	مسلمان سائنسدانوں کی سائنسی خدمات
ڈاکٹر غنی الاکرم سبزواری صاحب پروفیسر مکہ یونیورسٹی	لائبریری سائنس

مکرم رفیق احمد حیات صاحب برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی
امیر جماعت احمدیہ برطانیہ ترقی کے چند واقعات

علمی و تحقیقی سیمینارز

تعلیمی سال کے آغاز سے ہی درجہ خامسہ کے طلباء مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر اپنے مقالہ جات پیش کرتے رہے۔ماہ ستمبر تا اکتوبر میں ہونے والے سیمینارز میں تقاریر کرنے والے طلباء کے نام نیز ان کے عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

طالب علم کا نام	عنوان
عمار احمد ناصر ورک	دودھ مکمل غذائیت کا ذریعہ
محمد صالح	Greek Methodology
ذیشان مظفر گورایہ	خلیج کا بحران اور اس کا ماحول پر اثر
لقمان محمد رانا	سکندرِ اعظم

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں وقف کی حقیقی روح کے ساتھ مبلغ اسلام اور احمدیت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

نعت

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب

اترا ہے تیری ذات میں نوروں کا انقلاب
ہر دور کے لئے تیری ہستی ہے آفتاب
لکھی گئی حرا میں جو الفت کی داستان
سارے جہاں میں اس کا نہیں کوئی بھی جواب
کمزوروں، بےنواؤں کو آواز مل گئی
بنجر دلوں میں کھلنے لگے پھر نئے گلاب
سب کو خدا سے منسلک کرنے کے واسطے
محبوب کائنات کو دے دی نئی کتاب
مُردوں کو زندگی کے قرینے سکھا دیئے
لمحوں میں دور ہونے لگے جو بھی تھے حجاب
ہر اک کو اپنی ذات میں ایسے سمو لیا
گویا برس رہا ہو محبت کا اک سحاب
مجھ پہ رسول پاک کا سایہ رہے مدام
مجھ سے بھی روزِ حشر نہ ہو کوئی بھی حساب

جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں

جناب ترپت سنگھ ممبر لیجلسٹو اسمبلی پنجاب (انڈیا) بیت الاسلام مشن ہاؤس میں آمد

جناب ترپت راجندر سنگھ باجوہ (Tripat Rajinder Singh Bajwa) قادیان سے ممبر لیجلسٹو اسمبلی پنجاب (انڈیا) منتخب ہوتے رہے ہیں اور آج کل پنجاب کے حلقہ فتح گڑھ چوڑیاں سے ممبر اسمبلی ہیں۔ وہ پنجاب کے وزیر تعلیم اور وزیر مواصلات بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کے والد جناب سردار گور بچن سنگھ باجوہ مرحوم بھی تقسیم سے پہلے پنجاب کے وزیر رہ چکے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر جناب باجوہ صاحب، جلسہ کے مہمانوں کے لئے اپنے گھر کا ایک حصہ مختص کردیتے ہیں جہاں مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمان ٹھہرتے ہیں۔ اسی طرح رمضان المبارک میں باجوہ صاحب افطار پارٹی کا اہتمام کرتے ہیں جس میں احباب جماعت احمدیہ قادیان اور شہر کے دوسرے معززین کو مدعو کیا جاتا ہے۔

باجوہ صاحب موصوف اور ان کے خاندان کا جماعت احمدیہ سے گہرا تعلق ہے۔ کچھ عرصہ فیس بک پر حضرت بابا گرونانکؒ کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف خطرناک غلط فہمی پھیلائی گئی تھی جس کے نتیجہ میں شرپسند عناصر سکھوں کو جماعت کے خلاف بھڑکانے اور آپس میں نفرت پھیلانا چاہتے تھے۔ اس غلط فہمی کو زائل کرنے میں جناب ترپت سنگھ باجوہ نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اور سکھ تنظیموں کو یہ باور کرایا کہ وہ جماعت کو لمبے عرصہ سے جانتے ہیں اور اس بات کا انہیں بخوبی علم ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت بابا گرونانکؒ کی قدر کرتی اور انہیں ایک برگزیدہ انسان سمجھتی ہے۔

جناب باجوہ صاحب آج کل نجی دورہ پر کینیڈا آئے ہوئے ہیں اور اپنے صاحبزادے کے ہاں جو کینیڈا میں مقیم ہیں، ٹھہرے ہوئے ہیں۔ انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے مسجد بیت الاسلام آنے کی دعوت دی گئی تھی۔

وہ منگل 24 ستمبر 2013ء کو اپنے چند دوستوں اور صاحبزادے سمیت مسجد تشریف لائے۔

نماز عصر کے بعد نمازیوں نے ان کو خوش آمدید کہا اور ان سے تعارف حاصل کیا۔ وہ تمام حاضرین سے بڑی محبت سے گلے ملے اور اپنے پرتپاک استقبال پر مسرت کا اظہار کرتے رہے۔

جناب باجوہ صاحب موصوف کو مسجد بیت الاسلام، ایوان طاہر اور پیس ولیج کا دورہ کروایا گیا اور انہیں مکرم سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے معلومات فراہم کیں جس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

بعد میں ان کو عصرانہ پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران بھی مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم مولانا مبارک نذیر صاحب مشنری انچارج اور نیشنل عاملہ کے چند سینئر اراکین نے ان کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے جماعت سے اپنے تعلق کے حوالہ سے اور جماعت کی تنظیم کے حوالہ سے نیک خیالات کا اظہار کیا اور اس تعلق کو مزید مضبوط کرنے کا اعادہ کیا۔ جناب باجوہ صاحب نے خلفائے سلسلہ کی قادیان آمد کو یاد کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور سے درخواست کریں گے کہ حضور جلسہ پر قادیان تشریف لائیں اور اس بستی کو پھر برکت بخشیں۔ انہیں جماعت کی طرف سے منارۃ المسیح کا ماڈل بطور تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کا نیک اثر تمام نیک فطرت لوگوں پر ظاہر کرے اور اس کے مثبت نتائج جماعت کے حق میں ظاہر فرمائے۔ آمین۔

پریمیئر آف انٹاریو کے ساتھ عید ملن پارٹی کی ایک شاندار تقریب

The Council for the Advancement of Muslim Professionals(CAMP-Toronto Network) and Downtown Muslim Professionals Network(DMPN) نے مل کر 29 اکتوبر 2013ء کو Verdi Banquet Hall میں ایک شاندار عید ملن پارٹی کی تقریب منعقد کی۔ جس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے World Media Forum کو خصوصیت سے مدعو کیا گیا۔ اس تقریب کی مہمان خصوصی Hon. Kathleen Wynne وزیر اعلیٰ انٹاریو تھیں۔ سیاسی شخصیات کے علاوہ سماجی، فلاحی اور تجارتی تنظیموں کے عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔

WMF کے چیئرمین مکرم سلیم فرحان کھوکھر صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے علاوہ بعض دیگر دوستوں نے بھی اس تقریب میں شمولیت کی۔

کونسل کے سیکرٹری نے احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے جماعت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

Hon. Jim Karygiannis MP کی پچیسویں سال گرہ

2 نومبر 2013ء کو Hon. Jim Karygiannis MP نے اپنی پچیسویں سال گرہ کی تقریب Crystall Fountain Banquat Hall سکاربرو میں منعقد کی اور شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا۔ اس تاریخی موقع پر انہوں نے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو مدعو کیا۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب کی قیادت میں ایک وفد اس تقریب میں شریک ہوا۔ جس میں نائب امراء، مجلس عاملہ کے بعض اراکین اور دیگر دوست شریک ہوئے۔ اس تاریخی تقریب میں وفاقی، صوبائی ممبران، وزراء، سکاربرو کے میئر اور کونسلرز اور کینیڈا کی سینیٹر محترمہ سلمیٰ عطاء اللہ جان، آٹوواہ سے آئے ہوئے پاکستان کے ہائی کمشنر جہاں زیب ارباب، دیگر ملکوں کے قونصلیٹ جنرل اور مختلف سماجی، فلاحی، تجارتی تنظیموں کے عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس تقریب کی میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔

اس موقع پر محترم امیر صاحب کو مختلف شخصیات سے ملنے جلنے کا موقع ملا۔ اس تقریب میں محترم امیر صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ Hon.Jim Karygiannis MP کی پچیس سالہ خدمات کو مختصراً سراہا۔ اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا جو ان حلقوں میں رابطہ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا۔

اسلامی خطاطی کے فن پاروں کی شاندار نمائش

مورخہ 15 اور 16 نومبر 2013ء کو ٹورانٹو میں قونصلیٹ جنرل آف پاکستان کی طرف سے Port Credit Arena مسس ساگا میں پاکستانی آرٹ کی Calligraphy and Contemporary Miniature Paintings کے نام سے دو روزہ نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترمہ سلمیٰ عطاء اللہ جان، سینیٹر، قونصلیٹ جنرل انڈیا، وفاقی اور صوبائی ممبرز پارلیمنٹ، کونسلرز وغیرہ کے علاوہ میڈیا نے شرکت کی۔

اس شاندار نمائش میں مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کو بھی اپنی خطاطی کے نمونے پیش

کرنے نیز نمائش میں زائرین کو اس فن کے بارے میں معلومات مہیّا کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ اس نمائش میں پاکستان کے چند ماہرینِ فن کے نمونہ جات کے ہمراہ مکرم پروفیسر صاحب موصوف کی خطاطی کے چند نمونے بھی پیش کئے گئے۔

اس پروگرام کی افتتاحی تقریب میں نمائش کی انتظامیہ کی طرف سے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ہمراہ جماعت کے متعدد افراد کو بھی مدعو کیا گیا۔ یہ نمائش دو روز جاری رہی اور دونوں دن شائقین کثرت کے ساتھ تشریف لاتے رہے۔

11 مئی 2013ء کو رائل انٹاریو میوزیم ٹورانٹو میں بھی ایک رنگا رنگ نمائش کا اہتمام ہوا جس میں قونصل جنرل پاکستان اور پاکستانی سماجی تنظیموں کے عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں بھی مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب کو بھی فن خطاطی کے رنگا رنگ نمونے پیش کرنے کا موقع ملا۔ اور کثیر تعداد میں احباب نے ان کی اسلامی خطاطی کو پسند کیا اور ان کے فن کو سراہا۔

Phillipines Thphoon Haiyan
ہیومینٹی فرسٹ کا عطیات جمع کرنے کے لئے عشائیہ
قونصلیٹ جنرل فلپائن اور سیاسی شخصیات کی شرکت

3 دسمبر 2013ء کو Woodbine Banquet Hall میں فلپائن کے طوفان میں گھرے ہوئے آفت زدہ لوگوں کے لئے ہیومینٹی فرسٹ نے عطیات جمع کرنے کے لئے ایک شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا۔ جس میں قونصلیٹ جنرل آف فلپائن کے علاوہ دیگر سیاسی اور سماجی شخصیتوں نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ فلاحی اور تجارتی تنظیموں کے عہدیداروں نے بھی دل کھول کر عطیات پیش کئے۔

کوئین ایلزبتھ دوم ڈائمنڈ جوبلی ایوارڈ

رائٹ آنریبل ڈیوڈ جانسٹن گورنر جنرل آف کینیڈا Right Governer Honourable David Johnston General of Canada کی طرف سے Hon.Judy Sgro, MP نے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں کوئین ایلزبتھ دوئم ڈائمنڈ جوبلی میڈل دیا۔

اسی طرح Hon. Mario Sergio,MPP نے Legislative Assembly of Ontrio کی طرف سے مکرم امیر صاحب کی خدمات کو سراہا۔

چنانچہ اس عشائیہ کی شاندار تقریب کے موقع پر Hon. Judy Sgro, MP کی صاحبزادی Deanna Sgro نے مکرم ملک لال خاں صاحب کو اُن کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں کوئین ایلزبتھ دوئم ڈائمنڈ جوبلی میڈل پیش کیا۔ اور دیگر certificates عطا کئے۔

یاد رہے کہ عزت مآب گورنر جنرل آف کینیڈا نے یہ ڈائمنڈ جوبلی میڈل محترم امیر صاحب کے لئے 14 ستمبر 2012ء کو ہی منظور فرما دیا تھا۔

Rawal TV کا شاندار سالانہ عشائیہ اور تقریب ایوارڈ Gala

5 دسمبر 2013ء کو Capital Banquat Hall، بریمپٹن میں راول ٹی وی نے ایک شاندار سالانہ عشائیہ کی تقریب منعقد کی جس میں تاریخی Awards Gala کا اہتمام کیا۔ اس رنگا رنگ تقریب میں وفاقی، صوبائی ممبران، بریمپٹن کی میئر Herworship Susan Fennell، کونسلرز، سینیٹر محترمہ سلمیٰ عطاء اللہ جاں خاص طور پر آٹواہ سے تشریف لائیں۔ ان کے علاوہ پاکستان کے قونصلیٹ جنرل نفیس زکریا، قونصلرز اور دیگر سماجی، فلاحی اور تجارتی تنظیموں کے علاوہ ٹورانٹو کے میڈیا نے بھرپور شرکت کی۔

اس شاندار تقریب میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ اور آپ نے سینیٹر اور قونصلیٹ جنرل پاکستان کے ہمراہ مختلف لوگوں کو ایوارڈز عطا فرمائے۔

اس تقریب جن احمدی دوستوں کو ایوارڈز سے نوازا گیا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب، چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ
مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، Interfaith
مکرم فضل معین صدیقی صاحب، چیف ایگزیکٹو آفیسر راول ٹی وی
مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب
مکرم میجر عبدالحفیظ خلیفہ صاحب
مکرم وقاص منور صاحب، میزبان راول ٹی وی
مکرم عاطف میر صاحب، میزبان راول ٹی وی
مکرم میاں نصیر الدین صاحب، کینیپاک وائس
مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب، ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

سٹی ہال وان میں روشنیوں کی سالانہ تقریب 2013ء

سٹی ہال وان کرسمس کے ایام میں روشنیوں کی ایک خاص تقریب منعقد کرتی ہے جس میں وان میں بسنے والے تمام مختلف مذاہب، تہذیب وتمدن اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ہمہ جہتی کی دعوت دیتی ہے۔

امسال 12 دسمبر 2013ء کی شام کو سٹی ہال وان میں یہ رنگا رنگ اور روشنیوں سے بھرپور تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں بدھ مت، رومن کیتھولک کرسچن، جنوب ایشیائی، Human Endeavour، یہودی، افریقن کینیڈین ایسوسی ایشن، Latino، احمدیہ مسلم جماعت، Ukrainnian Orthodox Christian، سکھ، قدیم باشندوں اور De La Salle College Oaklands School Band کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ سیاسی، سماجی، فلاحی اور تجارتی تنظیموں کے عہدیداروں نے بھی شمولیت کی اور تقاریر کیں۔

آخر میں Hon. Julian Fantino, Minister of Veteran Affairs ممبر آف پارلیمنٹ وان نے خطاب کیا۔

Canadian Italian صدر Michael Tibollo Heritage Foundation & National Congress of Italian Canadians نے اس روشنیوں کی خصوصی تقریب کی مالی معاونت کی۔

کینیڈین ٹی وی کی میزبان Suhana Meharchand نے میزبانی کے فرائض انجام دے کر اس تقریب کو چار چاند لگا دئے۔ مقامی میڈیا نے اس خوبصورت روشنیوں کی محفل کی بھرپور کوریج دی۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی نمائندگی مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے کی۔ اس تقریب میں مکرم رشید الدین طارق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک نہایت ہی خوبصورت نعتیہ کلام پیش کیا۔ ان کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے اسی نظم کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ مختصراً پیش کیا۔

اس موقع پر مختلف مذاہب اور ثقافتوں نے اپنے اپنے سٹال لگائے ہوئے تھے اور موقع کی مناسبت سے جنوبی افریقہ کا سٹال خصوصی اہمیت کا حامل تھا۔ یہاں پر کرسمس کے لئے لائے ہوئے تحائف کا انبار لگ گیا تھا۔ اس انبار کے قریب ہی نسل پرستی کے خلاف آزادی کی آواز بلند کرنے والے عالمی ہیرو Nelson H. Mandela کے بارہ میں تاثرات قلم بند کرنے کے لئے ایک خوبصورت رجسٹر رکھا ہوا تھا جہاں پر احباب وخواتین نے اپنے تاثرات قلم بند کئے وہاں پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب اور بعض دوسرے احمدی دوستوں نے بھی اس عظیم قائد کو خراج تحسین پیش کیا۔

اس موقع پر ہیومینٹی فرسٹ کا سٹال بھی لگا ہوا تھا۔ جہاں پر شعبہ ضیافت کینیڈا نے ریفریشمنٹ کا اعلیٰ انتظام کیا ہوا تھا۔ تقریب کے ختم ہوتے ہی کم وبیش تمام شرکاء نے اس سٹال کا رخ کیا اور ریفریشمنٹ سے لطف اندوز ہوئے۔ اس طرح اس ہال میں باہمی میل ملاقات کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔

(رپورٹ: آصف منہاس)

Eid Mubarak!

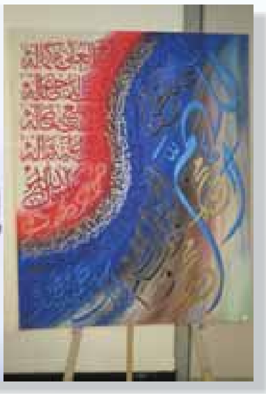

RESTORING COMMUNITIES

ANNUAL DINNER &

ANNUAL DINNER &
AWARDS GALA 2013

AWARDS GALA 2013

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کے زیر اہتمام
ایک شاندار مشاعرہ

29 نومبر 2013ء کو تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کے زیر اہتمام طاہر ہال کے ملٹی پرپز روم میں ایک شاندار محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم منور احمد ارائیں صاحب نے کی۔

اس کے بعد مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب نے اس مشاعرے کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج کی اس ہنگامہ خیز اور مصروف زندگی میں سے کچھ وقت ادبی سرگرمیوں کے لئے بھی نکالا جائے اور صحت مند ادب کو فروغ دیا جائے۔ نیز یہ کہ ایسوسی ایشن ایسی سرگرمیاں جاری رکھتی ہے۔

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب نے مشاعرے کے قواعد وضوابط بیان کئے۔ مکرم انصر رضا صاحب نے صاحب صدر اور مہمان خصوصی صاحب کا تعارف کرایا۔

اور اس طرح محفل مشاعرہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اور حسب روایت مکرم انصر رضا صاحب نے سب سے پہلے اپنے کلام سے نوازا۔ جن شعراء کرام نے اپنا کلام پیش کیا ان میں مکرم قدرت اللہ عدنان صاحب، مکرم ریحان بشارت صاحب، مکرم عبدالحی بشارت صاحب، مکرم محمد ارشد مانگٹ صاحب، خاکسار عبدالحمید حمیدی، پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مکرم انصر رضا صاحب شامل ہیں۔

ان کے علاوہ بعض مہمان شعراء بھی تشریف لائے تھے۔ جن میں مکرم کفیل احمد صاحب، مکرم محمد صالح اچھا صاحب، مکرم اثر اکبر آبادی صاحب، مکرم گوہر امروہی صاحب، مکرمہ عاصمہ وارثی صاحبہ، مکرمہ درخشاں صدیقی صاحبہ اور مکرم پروفیسر رحمان خاور صاحب شامل تھے۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب مکرم پروفیسر رحمان خاور صاحب تھے۔ جن کے کلام سے حاضرین خوب لطف اندوز ہوئے۔ اور سامعین کرام نے انہیں دل کھول کر داد دی۔

آخر میں صدر مشاعرہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے حاضرین کو اپنے خوبصورت کلام سے نوازا۔

بعدہ مکرم انصر رضا صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور ایسی مجالس کے جاری وساری رہنے کی افادیت کا اعادہ کیا۔

مہمانوں کے لئے چائے اور خورد ونوش کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہال کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ خواتین کے لئے علیحدہ کمرہ میں بیٹھنے کا انتظام تھا۔ رات آٹھ بجے سے شروع ہونے والی یہ محفل مشاعرہ گیارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ: عبدالحمید حمیدی)

ہدایت اللہ ہادی

Legislative اسمبلی آف اونٹاریو میں احمدیہ ابوڈ آف پیس کی انتظامیہ کا شاندار خیر مقدم

احمدیہ ابوڈ آف پیس عمارت کو 2013ء کے گرین ایوارڈ سے نوازا گیا

اونٹاریو کی پریمیئر اور صوبائی وزیر بلدیاتی امور وہاؤسنگ کی جانب سے احمدیہ ابوڈ آف پیس کو خراج عقیدت

احمدیہ ابوڈ آف پیس جو ایک غیر منافع بخش رہائشی منصوبہ ہے اور 3001 Finch Avenue West پر واقع ہے کو حال ہی میں ایک "ONPHA Going Green Award" کے شاندار ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ احمدیہ ابوڈ آف پیس کی ان کوششوں کی وجہ سے دیا گیا ہے جو اس نے ماحول کو مضر اثرات سے بچانے کے لئے کی ہیں۔

18-20 اکتوبر 2013ء کو شیرٹن ہوٹل ٹورانٹو میں سالانہ تین روزہ کانفرنس اور ٹریڈ شو منعقد ہوا جس میں 1100 سے زائد رہائشی اداروں کے نمائندگان شامل ہوئے۔

19 اکتوبر 2013ء کو Ontario Non-Profit Housing Association کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر یہ ایوارڈ دیا گیا۔ احمدیہ ابوڈ آف پیس گزشتہ بیس سال سے ٹورانٹو میں ضرورت مند خاندانوں کے لئے نسبتاً کم کرایہ پر رہائش کی سہولت فراہم کر رہا ہے۔

احمدیہ ابوڈ آف پیس کی انتظامیہ نے گزشتہ چند سالوں میں جدید ٹیکنالوجی اور متعدد حکمت عملیاں اختیار کیں۔ اور بہت سے احسن اقدامات اٹھائے جس میں بجلی، پانی اور گیس کے استعمال میں خاطر خواہ بچت دکھائی۔ صرف بجلی کی مد میں 2011ء میں 37,000 ڈالر کی بچت ہوئی اور قدرتی گیس کی مد میں 2012ء میں 35,000 ڈالر کی بچت ہوئی اور حکومتی گرانٹ میں بھی اضافہ ہوا۔ تفصیلی رپورٹ گزشتہ شمارہ دسمبر 2013ء میں شائع ہو چکی ہے۔

یاد رہے کہ 22 نومبر کو کینیڈا میں "نیشنل ہاؤسنگ ڈے" منایا جاتا ہے۔ اسی کی مناسبت سے 21 نومبر 2013ء کو نیشنل ہاؤسنگ ڈے کے موقع پر Legislative اسمبلی آف اونٹاریو کے اجلاس میں اونٹاریو کی وزیر بلدیاتی امور وہاؤسنگ عزت مآب Linda Jeffrey نے احمدیہ ابوڈ آف پیس کو گرین ایوارڈ وصول کرنے پر مبارکباد دی۔ اور ماحولیاتی آلودگیوں سے بچاؤ کی مثالی کوششوں اور اخراجات میں خاطر خواہ بچت کو سراہا۔

اس موقع پر Legislative اسمبلی آف اونٹاریو کے مہمانوں کی گیلری میں درج ذیل احباب بیٹھے ہوئے تھے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا وڈائریکٹر احمدیہ ابوڈ آف پیس

مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب، صدر احمدیہ ابوڈ آف پیس

مکرم کریم احمد طاہر صاحب، پراپرٹی منیجر

مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب، ایڈمنسٹریٹر

مکرم نصیر احمد خاں صاحب، نیشنل سیکرٹری ضیافت

مکرم بشیر احمد ناصر صاحب، فوٹو گرافر

خاکسار ہدایت اللہ ہادی، ایڈیٹر احمدیہ گزٹ

Legislative اسمبلی آف اونٹاریو کے اجلاس کے دوران Hon. Linda Jeffrey نے مذکورہ بالا احباب کا تعارف کروایا اور انہیں احمدیہ ابوڈ آف پیس کی احسن کارکردگی پر مبارکباد پیش کی۔

Legislative اسمبلی اونٹاریو کا اجلاس کے ختم ہوتے ہی درج ذیل ممبران اسمبلی آف اونٹاریو مہمانوں کی گیلری میں آئے اور سب دوستوں سے مصافحہ کیا اور احمدیہ ابوڈ آف پیس کے ایوارڈ حاصل کرنے پر مبارک دی۔

☆ Ms. Donna H. Cansfield, MPP Etobicoke Centre

☆ Mr. Steven Del Duca, MPP Vaughan

☆ Dr. Shafiq Qadiri, MPP Etobicoke North,

☆ Mr. Todd Smith, MPP Prince Edward Hastings

☆ Hon. Yasir Naqvi Minister of Labour

☆ Mr. Bob Delaney, MPP Mississauga-Streetsville,

☆ Ms. Dipika Damerla, MPP Mississauga-Cooksville,

☆ Vic Dhillon, MPP Brampton West

اس مبارکباد اور ملنے کے بعد وفد نیچے والی منزل پر گیا۔ جیسے ہی وہاں پہنچے تو Hon. David Levac Speaker، Hon. Charles Sousa, Minister of Finance اور Mr. Steven Del Duca, MPP Vaughan احمدیہ ابوڈ آف پیس کے وفد سے ملنے کے لئے آگئے اور ان کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔

اس کے بعد ڈپٹی پریمیئر Deb Metthews آئیں اور اپنے ہمراہ Mr. Steven Del Duca, MPP وان اور ابوڈ آف پیس کے وفد کو وزیر اعلیٰ Hon. Kathleen Wynee کے دفتر لے گئیں جہاں پر انہوں نے وفد کو مدعو کیا ہوا تھا۔ وہاں پر پریمیئر کے ساتھ وزیر بلدیاتی امور وہاؤسنگ عزت مآب Linda Jeffrey بھی ہمارے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ ان دونوں نے احمدیہ ابوڈ آف پیس کے وفد کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور ماحول کو بہتر بنانے کی کوششوں پر احمدیہ ابوڈ آف پیس کی انتظامیہ کو مبارکباد اور ایک خوبصورت تحریری تہنیتی پیغام پیش کی۔

پراپرٹی منیجر کریم احمد طاہر صاحب نے مختصراً ان اقدامات پر روشنی ڈالی جو Renewable Energy، Utilities Bill کم کرنے اور Sustainability بہتر کرنے کے لئے کئے گئے تھے۔ اور عزت مآب وزیر اعلیٰ سے اس طرح کے مزید غیر منافع بخش رہائشی منصوبوں کی ضرورت پر زور دیا۔

اس کے بعد عزت مآب وزیر اعلیٰ، بلدیاتی امور وہاؤسنگ کی وزیر Hon. Linda Jeffrey، Hon. Charlres Sousa وزیر خزانہ اور وان کے Mr. Steven Del Duca MPP نے احمدیہ ابوڈ آف پیس کے وفد کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ نیز ONPHA Going Green Award کے ساتھ بھی تصاویر ہوئیں۔ تصاویر کے بعد انہوں نے آخر پر احمدیہ ابوڈ آف پیس کے وفد کی آمد کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا اور بڑے اخلاص سے وفد کو الوداع کہا۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیڈا، محترم امیر صاحب اور احمدیہ ابوڈ آف پیس کی تمام انتظامیہ کو یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ بھی ایسے انعامات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ زویا مریم ہارون

یکم اکتوبر 2013ء کو قضاء بورڈ کینیڈا کے قاضی اول مکرم محمد ہارون صاحب اور مکرمہ ملیحہ ربانی صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ عزیزہ کا نام ''زویا مریم ہارون'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی وقف نو کی سکیم میں شامل ہے۔

عزیزہ ملیحہ سلمہا مکرم محمد حنیف صاحب کارکن شعبہ تبلیغ کینیڈا کی پوتی اور مکرم اشفاق احمد ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس کی نواسی ہے۔

ادارہ اس ولادت کے موقع پر ان کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

☆ ہشام صدیقی

19 نومبر 2013ء کو مکرم عبیداللہ صاحب اور مکرمہ ماریہ عزیز اللہ صاحبہ سلور سپرنگ میری لینڈ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیزم کا نام ''ہشام صدیقی'' تجویز ہوا ہے۔

عزیزم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب مرحوم تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا پوتا اور مکرم عزیز اللہ صاحب کارنوال کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے، نیک خادم دین بنائے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ

29 نومبر 2013ء کو مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ، پیس ولیج ساؤتھ ویسٹ 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ نے 29 نومبر 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

30 نومبر 2013ء کو نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب سیکرٹری مشن ہاؤس بیت الاسلام ٹورانٹو نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم منور احمد صاحب پیس ولیج ساؤتھ، مکرم سعید اختر صاحب رچمنڈ ہل اور مکرم محمد افضل صاحب راولپنڈی اور ایک بیٹی مکرمہ ثریا بی بی صاحبہ سرگودھا اور ان کے علاوہ مرحومہ نے دو بھائی مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب پیس ولیج اور مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب کیلگری یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرمہ صغریٰ بیگم شیخ صاحبہ

29 نومبر 2013ء کو مکرمہ صغریٰ بیگم شیخ صاحبہ ہملٹن نارتھ جماعت 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ نے 3 دسمبر 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4 دسمبر 2013ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم شکور احمد صاحب مربی سلسلہ ہملٹن نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ہملٹن نارتھ، مکرم شیخ منصور احمد ربوہ اور ایک پوتا مکرم عمر احمد شیخ صاحب ہملٹن نارتھ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم صالح محمد منگلا صاحب

2 دسمبر 2013ء کو مکرم صالح محمد منگلا صاحب پیس ولیج سنٹر 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 4 دسمبر 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز عشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ سے قبل مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے کہا کہ مرحوم کی طبیعت میں مزاح پایا جاتا تھا۔ ہمیشہ خوش و خرم رہتے تھے۔ اور باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ نیز آپ ایک ہمدرد، خیر خواہ اور غریب پرور انسان تھے۔ آپ کے اخلاص و وفا، ایثار و قربانی اور گراں قدر خدمات کا ایمان افروز ذکر کیا۔

5 دسمبر 2013ء کو میپل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ ریحانہ صالح منگلا صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم اسد اللہ منگلا صاحب پیس ولیج ساؤتھ، مکرم نوید منگلا صاحب مربی سلسلہ ویسٹن ارلنگٹن اور مکرم انس منگلا صاحب بفلو (امریکہ) اور چار بیٹیاں مکرمہ شازیہ منگلا صاحبہ اہلیہ منصور صابر صاحب میپل، مکرمہ فردوس منگلا صاحبہ اہلیہ مکرم عمران منگلا صاحب میپل، محترمہ ناہید منگلا صاحبہ اہلیہ مکرم عثمان منگلا صاحب میپل اور مکرمہ فوزیہ منگلا صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا سیف اللہ ہنجرا صاحب، مشنری امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب

14 دسمبر 2013ء کو مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب بریمپٹن ایسٹ 60 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 16 دسمبر 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 17 دسمبر 2013ء کو نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ ساجدہ سلیم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم عامر سلیم صاحب، مکرم یاسر سلیم صاحب، مکرم ناصر سلیم صاحب، مکرم کاشف سلیم صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ آرزو سلیم صاحبہ، مکرمہ آنسہ سلیم صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم سکندر حیات پراچہ صاحب

16 دسمبر 2013ء کو مکرم سکندر حیات پراچہ صاحب مسس ساگا ایسٹ 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 16 دسمبر 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 17 دسمبر 2013ء کو نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد

مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ شمیم سکندر صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم مبشر احمد پراچہ صاحب اور تین بیٹیاں مکرمہ حلیمہ سکندر صاحبہ، مکرمہ فاطمہ سکندر صاحبہ، مکرمہ خدیجہ سکندر صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

8 نومبر 2013ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ جمیلہ وحید صاحبہ

30 اکتوبر 2013ء کو مکرمہ جمیلہ وحید صاحبہ جرمنی میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ مکرم طارق اعوان صاحب پیس ویلیج کی ہمشیرہ اور مکرم عبدالرشید خالد صاحب مالٹن کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم ابوالفضل ناظم الدین احمد صاحب

13 اکتوبر 2013ء کو مکرم ابوالفضل ناظم الدین احمد صاحب 72 سال کی عمر میں چٹاگانگ، بنگلہ دیش میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں ایک بیٹی محترمہ راشدہ راحت صاحبہ اہلیہ مکرم سکندر محمد نظام صاحب، پیس ویلیج ایسٹ ہیں۔

☆☆☆☆☆

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 22 نومبر 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

18 نومبر 2013ء کو مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش قادیان سابق ایڈیٹر بدر و سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ ایک نیک صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دعاگو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے محبت اور وفا کا گہرا تعلق تھا۔ آپ مکرم عبدالباسط قمر بقاپوری صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس اور مکرمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ارشد رانا صاحب مسی ساگا کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ کے دیگر عزیز واقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ

22 نومبر 2013ء کو مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرشید انور صاحب مرحوم کراچی میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرمہ صائمہ کلیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد کلیم صاحب پیس ویلیج ایسٹ کی والدہ، مکرم چوہدری مجید احمد صاحب پیس ویلیج ساؤتھ ویسٹ کی چچی اور محترمہ ارم منصور صاحبہ کیمبرج کی تائی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ

22 نومبر 2013ء کو مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد سلیمان شیخ صاحب لاہور میں 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم شیخ احسن سلیمان صاحب اور مکرمہ ڈاکٹر معصومہ احسان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب نیو مارکیٹ کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ کے بہت سے عزیز واقارب پیس ویلیج میں مقیم ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ غائب مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری نے 29 نومبر 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد پڑھائی۔

☆☆☆☆☆

مکرم مولانا فرحان اقبال مشنری 13 دسمبر 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ امۃ النور طاہر صاحبہ

25 نومبر 2013ء کو مکرمہ امۃ النور طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ بریڈفورڈ (یوکے) طویل علالت کے بعد 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

26 نومبر 2013ء کو نماز ظہر وعصر کے بعد سوا دو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور مورڈن قبرستان یو کے قطعہ موصیان میں ان کی تدفین ہوئی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم منیر الحق شاہد صاحب، ممبر قضا بورڈ کینیڈا کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ کے ٹورانٹو میں اور بھی بہت سے عزیز واقارب مقیم ہیں۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرمہ ناصرہ جمال صاحبہ

30 نومبر 2013ء کو مکرمہ ناصرہ جمال صاحبہ بہاول نگر 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم طاہر احمد صاحب مارکھم، مکرمہ نگہت جمال صاحبہ، مکرمہ فرحت جمال صاحبہ پیس ویلیج سنٹر اور مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ وان نارتھ کی والدہ محترمہ تھیں۔

☆ مکرمہ امۃ الرشید طاہرہ صاحبہ

30 نومبر 2013ء کو مکرمہ امۃ الرشید طاہرہ ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 2 دسمبر 2013ء کو مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ نے دعا کرائی۔ آپ مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب قاضی اول کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ کے اور بھی عزیز واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ

2 دسمبر 2013ء کو مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یعقوب صاحب کوٹلی آزاد کشمیر میں 55 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 4 دسمبر کو کوٹلی میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد لطیف صاحب پیس ویلیج ویسٹ کی بھتیجی تھیں۔

☆ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش قادیان

13 دسمبر 2013ء کو مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش قادیان میں 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپ مکرم زبیر احمد صاحب اور مکرم ظہیر احمد صاحب بریمپٹن ایسٹ کے والد محترم تھے۔

27 دسمبر 2013ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ

13 دسمبر 2013ء کو محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ کراچی میں 66 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ مکرم انیس مجید صاحب، بریمپٹن ہارٹ لیک کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

17 دسمبر 2013ء کو محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ سرائے نورنگ ضلع بنوں میں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ محترمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ، سکاربورو کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم مجید احمد پرویز صاحب

22 دسمبر 2013ء کو مکرم مجید احمد پرویز صاحب لندن یوکے میں 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مورڈن قبرستان لندن میں تدفین ہوئی آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم بشیر احمد ناصر صاحب پریس فوٹوگرافر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بھائی تھے۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم چوہدری رحمت اللہ وڑائچ صاحب

22 دسمبر 2013ء کو مکرم چوہدری رحمت اللہ وڑائچ صاحب قلعہ کالروالہ میں 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم محمد احمد کاہلوں صاحب، میپل کے خسر تھے۔

احباب سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بقیہ از ایمان افروز خود نوشت حالات زندگی

20 نومبر 2003ء کو خواب میں اپنے آپ کو ایک جہاز کی طرح پرواز کرتا دیکھتا ہوں۔

محض خدا کے فضل سے حج بیت اللہ کی توفیق ملی اور دو مرتبہ قادیان دارالامان بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر جانے کی توفیق پائی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

میرا ایک بیٹا اور ایک بیٹی پاکستان میں ہیں اور باقی تمام بچے یہاں کینیڈا میں مقیم ہیں۔ خدا کے فضل سے میرے سارے بچے وصیت کی عظیم الشان تحریک میں شامل ہیں۔ ماشاء اللہ میرے تمام بچے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی خدمت کو اپنا اولین مقصد حیات سمجھتے ہیں اور سب سے چھوٹا بیٹا عزیزم محمد مطیع اللہ جوئیہ مربی سلسلہ ہے اور آج کل لائبیریا میں خدمت دین میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

میں اپنی اولاد کو وصیت کرتا ہوں کہ نماز اور چندہ پابندی سے ادا کرتے رہیں اور اطاعت خلیفہ کو اپنی زندگیوں کا اولین مقصد بنائیں۔ خدا وند کریم آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ انشاء اللہ، میری دُعائیں آپ سب کے ساتھ ہوں گی۔ یہ میری کہانی میری بیٹی ساجدہ مظفر نے ٹائپ کی اور اس کے مکمل کرنے میں میری مدد کی اللہ تعالیٰ اُسے اور اُس کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور انہیں مقبول خدمت دین کی توفیق دے اور دینی و دُنیاوی ترقیات نصیب کرے۔ آمین۔

میری پہلی شادی سے پہلا بیٹا عنایت اللہ، بیٹی شمیم اختر (مرحومہ) اور پھر کوثر پروین۔ دوسری شادی سے پہلا بیٹا محمد نصر اللہ، ظفر اللہ، رحمت اللہ، سعادت احمد، ساجدہ مظفر، بدرنوشین اور عزیزم محمد مطیع اللہ مربی سلسلہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائے۔

میری ایک بڑی بہن منظور فاطمہ تھیں جو مجھ سے پہلے احمدی ہوئیں اور بہت شیدائی احمدی تھیں۔ خدا تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ میرے تمام بچے اللہ کے فضل سے شادی شُدہ اور خوش و خرم ہیں۔

آخر پر کلام طاہر سے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

مَیں اسی کا فقیر ہوں آقا　　تُو جو میرے لئے بھلا سمجھے
مجھے اے کاش ہر کوئی تیرا　　اور فقط تیرا ہی گدا سمجھے

کلیدِ فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

بڑھے چلو شاہراہِ دینِ مَتین پہ دَڑّانا، سائباں ہے
تمہارے سر پر خدا کی رَحمت قدم قدم، گام گام کہنا

ایک آخری وصیت

تمام بحثیں اُن کے ساتھ عبث ہیں

ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اُس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو اُن کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں اُن کے ساتھ عبث ہیں۔ اُن کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اُٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدائے تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اس لئے اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولا انت معی وانت علی الحق المبین ط انت مصیبٌ و معینٌ للحق ط۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 402)